وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مسمّٰی بہ

سعید البیان

فی مولد

سَیِّدِالْاِنْسِ وَالْجَانّ صلی اللہ علیہ وسلم

من تصنیف

عمدۃ العارفین زبدۃ السالکین قطبِ جہاں غوثِ زماں

حضرت مولانا شاہ احمد سعید فاروقی مجددی نقشبندی دہلوی

شائع کردہ

حکیم محمود الزماں۔ ۲۷۲ لطیف آباد۔ حیدرآباد

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی ۱۳۸۵ھ قیمت پچھتر پیسے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اس رسالے کے مصنّف حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء) ہیں جن کا سلسلۂ نسب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ تک پہنچتا ہے۔ یعنی حضرت امام ربانی قدس سرہ سے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ، ان سے حضرت خواجہ سیف الدین قدس سرہ ان سے حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ اُن سے حضرت عزیز القدرؒ، ان سے حضرت صفی القدرؒ اور ان سے حضرت شاہ ابو سعید زکی القدر (رحمہم اللہ تعالیٰ) تھے اور موخر الذکر کے دو صاحبزادے حضرت شاہ احمد سعیدؒ (مصنفِ رسالہ) اور حضرت شاہ عبد الغنی محدثؒ (جن کے شاگرد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا محمد مظہر سہارنپوریؒ وغیرہ تھے حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے تین ۳ صاحبزادے تھے (۱) شاہ عبد الرشیدؒ (ان سے شاہ محمد معصوم اور ان سے ابو طاہر، ابو الفیض، ابو الشرف، اور ابو سعید) ۔ (۲) شاہ محمد عمرؒ (ان سے شاہ ابو الخیرؒ اور ان سے مولانا محمد بلال، مولانا محمد زید مولانا محمد سالم) ۔ اور (۳) شاہ محمد مظہرؒ (ان سے شاہ احمد بہاء الدین، ان سے شاہ محمد مظہر اور ان سے احمد سعید، عمر، محمود، عدنان، ابراہیم، ہاشم) حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے

دہلی سے ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء میں "جنگِ آزادی" کے وقت مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تھی۔ وہاں ۶۳ سال کی عمر میں وفات پاکر اپنے بھائی شاہ عبد الغنی محدث علیہ الرحمہ کے ساتھ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ رسالے ہیں:- الانہار الاربعہ دربیان سلاسل اربعہ (اسی سے مولانا امداد اللہ مہاجر مکی نے ضیاء القلوب میں اقتباسات لئے ہیں)۔ (۲) فوائد ضابطہ در اثباتِ رابطہ (۳) الحق المبین فی ردّ الوہابیّین - (۴) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۵) الذکر الشریف در اثبات مولد منیف (فارسی) ان کے علاوہ آپ کے مکتوبات شریفہ بھی ہیں جو "تحفۂ زواریہ" کے نام سے پیش کئے جا چکے ہیں۔

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں ان کے صاحبزادے شاہ محمد مظہر علیہ الرحمہ نے "مظاہر حکیم احمدی" کے تاریخی نام (۱۲۷۰ھ) سے فارسی میں ایک کتاب اکمل المطابع دہلی سے شائع کرائی تھی، پھر یہی کتاب عربی میں بھی انھوں نے مرتب فرمائی تھی جس کا قلمی نسخہ رباطِ مظہریہ، مدینہ طیبہ میں موجود ہے۔ فارسی کتاب کے صفحہ ۱۲۵ میں لکھا ہے کہ "تحقیق فرمودہ اند کہ منعِ حضرتِ مجدّد رحمۃ اللہ علیہ از مولود خوانی محمول بر سماع و غناست، لا غیر"

رسالہ "سعید البیان" کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ ایک مرتبہ اس کے ساتھ شاہ محمد معصوم علیہ الرحمہ (ابن شاہ عبد الرشید علیہ الرحمہ ابن حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ) کا رسالہ "احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام" بھی شامل تھا۔

Marfat.com

قدیم اردو رسالہ سعید البیان کی اردو نثر بھی ادبی حیثیت سے بہت اہم ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہجرت سے بہت پہلے ۱۸۵۰ء کے قریب لکھا ہوگا اور یہی وہ زمانہ ہے جبکہ غالب نے اپنے خطوط میں آسان اردو کی داغ بیل ڈالی تھی۔ اس رسالہ کا اسلوب وہی ہے جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں کے قرآنی ترجموں کا ہے یعنی فعل اور حروف جار وغیرہ مقدم ہیں اور زبان سلیس ہے۔ اس رسالے میں جگہ جگہ (صفحات ۱۶-۱۹-۲۲-۲۶-۲۸ وغیرہ) حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خالہ زاد بھائی حضرت شاہ رؤف احمد رافت علیہ الرحمہ (م ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء) کے اردو اشعار نقل کئے ہیں جو انیسویں صدی عیسوی کے آغاز سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی قدامت کی وجہ سے اہم ہیں۔

حضرت مخدوم ومکرم مولانا زید ابوالحسن فاروقی دہلوی مدظلہ کا بڑا کرم ہے کہ انھوں نے اضافے والی عبارتوں کو خارج فرماکر اصل رسالہ مرحمت فرمایا۔ قوسین کے الفاظ کو اضافہ سمجھنا چاہیئے۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں

سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

Marfat.com

سعید البیان فی مولد الانس و الجان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمیع محامد ازل سے تا ابد ثابت ہیں اُس ذاتِ پاک کو کہ کوئی شریک اس کا نہیں۔ اور صلوٰۃِ کاملہ نازل ہو جیو اوپر رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے کے کہ اسم شریف اُن کا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور آل اور اصحاب اور ازواج اور اتباع اُن کے پر۔ اِلٰھِی وَ مَوْلَائِی اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ شعر

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

اور ایسے ہی تعریف حبیب تیرے کی ہم سے نہیں ہو سکتی۔ جیسے آپ نے تعریف فرمائی ہے بیچ کلامِ مبارک اپنے کے۔ شعر

محمدؐ ہے نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا
کرے بندہ گر اس کی مدح دعوےٰ ہے خدائی کا

چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ بتا دیا اللہ تعالےٰ نے سب کو کہ ہم نے بھیجا رسول اُنھیں میں سے کہ جانتے ہیں اُس کے مرتبے کو کہ سچا اور امین ہے یا سب سے بہتر اوپر قرارت فتحہ کے اور دونام اپنے نام سے

دیے۔ ایک رؤف دوسرا رحیم کہ کسی اور کو نہیں دیے۔ اور فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۚ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور فرمایا کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۚ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے تفسیر مِنْ اَنْفُسِکُمْ میں منقول ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے آباء ہمارے میں نکاح کی سنت جاری ہے اور سفاح نہیں ہوا۔ کہا ابن کلبی نے لکھیں میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو مائیں نہیں پائے میں نے اُن میں رسوم جاہلیت کے۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے تفسیر وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ میں ایک نبی سے دوسرے نبی تک، یہانتک کہ نکالا تم کو نبی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جانا اللہ تعالیٰ نے عاجز ہونا خلق کا فرمانبرداری اپنی سے۔ اس واسطے مقرر کیا رسول جنس اُن کی سے پہنایا اُس کو اوصاف اپنے سے خلعت رافت اور رحمت کی۔ اور کی فرمانبرداری اُس کی فرمانبرداری اپنی۔ چنانچہ فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

کہا ابوبکر ابن طاہر نے مزین کیا اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ زینت رحمت کے۔ پس ہوا وجود اور صفات اُن کی رحمت واسطے خلق کے مسلمانوں کو ہدایت حاصل ہوئی۔ منافق کو امن قتل سے۔ کافر کو تاخیر عذاب کی۔

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امینؑ سے پوچھا کہ تم کو

Marfat.com

بھی پہنچا کچھ رحمت میری سے۔ عرض کیا بلیٰ یا رسول اللہ۔ میں متردد تھا اپنی عاقبت سے پس امن میں ہو گیا آپ کے سبب سے کہ تعریف کی اللہ نے میری ساتھ قول اپنے کے ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝ اور نام رکھا حضرت کا اللہ تعالےٰ نے بہت جائے نور اور سراج منیر۔ چنانچہ فرمایا قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ اور فرمایا یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

اور الم نشرح میں کمالِ تعریف حضرتؐ کی فرمائی اس طرح سے کہ کھول دیا دل اُن کا واسطے ایمان اور ہدایت کے اور وسیع کر دیا واسطے اُٹھانے علم اور حکمت کے اور دُور کر دیا بوجھ کاموں جاہلیت کا اور پاس کر دیا نام اُن کا ساتھ نام اپنے کے کلمہ میں اور اذان میں اور خطبہ میں اور نماز میں کیا مسلمان کیا مؤذن کیا خطیب کیا نمازی ہر ایک کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

روایت کی ہے ابو سعید خدریؓ نے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریلؑ پس عرض کیا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جانتے ہو تم کس طرح بلند کیا میں نے ذکر تمھارا۔ کہا میں نے اللہ و رسول اُس کا دانا تر ہے۔ کہا جبریلؑ نے فرمایا حق تعالےٰ نے کہ جب ذکر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمھارا ساتھ میرے۔ اور جس نے تمھارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ اور کیا ایمان میں نے پورا ساتھ ذکر اپنے اور تمھارے کے۔ چنانچہ فرمایا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ جمع کیا اپنے میں اور رسول میں ساتھ واؤ عطف کے کہ شرکت کے

Marfat.com

واسطے ہے اور یہ اور کسی کو جائز نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ کہے کوئی مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ۔ لیکن کہے مَاشَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ۔

اور فرمایا حق تعالےٰ نے فضیلت میں حضرتؐ کی۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اور توریت میں بیچ شان حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یہ لکھا ہے۔ اے نبی ہم نے بھیجا تم کو گواہ اوپر سب کے اور بشارت دینے والے مومنین کو ساتھ جنّت کے اور ڈرانے والے کافروں کو ساتھ نار کے اور پشت پناہ واسطے ناخواندوں کے۔ تم بندے میرے اور رسول میرے۔ نام رکھا میں نے تمہارا متوکّل نہیں ہو سخت خو اور نہ سخت گو۔ اور نہ شور و شغب کرنے والے بازاروں میں اور نہ بدلہ لینے والے بُرائی کا ساتھ بُرائی کے۔ لیکن معاف کرنے والے اور بخشنے والے قصور لوگوں کے۔ اور ہرگز انتقال نہ فرماویں گے یہاں تک کہ درست ہو جاوے گا دین کہ پہلے تھا نادرست۔ سب کہیں گے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور کھول دے گا اللہ تعالیٰ بسبب اُن کے آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل غافل۔ اور اسلام دین اُن کا۔ اور احمدؐ اسم شریف اُن کا ہوگا۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے بندہ میرا احمدؐ اچھا ہے۔ جگہ پیدائش اُن کی مکّہ اور مکان ہجرت کا مدینہ اُمّت اُن کی تعریف کرنے والی خدا کی سب حال میں۔ تمام ہوئی عبارت توریت کی۔

اور بعضی خصوصیتوں حضرتؐ سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا انبیاء کو ساتھ ناموں اُن کے کے یا آدمؑ، یا نوحؑ یا ابراہیمؑ یا داؤدؑ یا موسیٰؑ یا عیسیٰؑ یا یحییٰؑ یا زکریاؑ۔ اور ہمارے حضرتؐ کو ساتھ اوصاف کے خطاب کیا۔ یٰاَیُّہَا الرَّسُوْلُ یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ یٰاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ یٰاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ۔ اور قسم کھائی جانِ عالی شان کی بیچ لَعَمْرُکَ کے۔

Marfat.com

اور تمام سورۂ والضحیٰ بیچ تعریف آپ کی بھری ہے خصوصاً وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ یعنی رب تمھارا ایسی عنایت فرمائے گا کہ تم خوش ہو گے۔ حضرتؐ نے فرمایا میں راضی نہ ہوں گا اگر ایک شخص بھی میری امت سے دوزخ میں رہے گا۔ سبحان اللہ کیا شفقت اور رحمتِ عام ہے۔

اور سورۂ والنجم اسرارِ معراج شریف پر مشتمل ہے۔ پاکی حضرتؐ کے دل اور زبان اور جوارح کی مذکور اس میں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى یعنی آمیزش دروغ کی حضرتؐ کے دل نے نہیں کی بیچ مشاہدات اپنی کے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلام نہیں فرماتے ہیں خواہش نفسانی سے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔ یعنی کج روی نہیں کی چشم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مقصد سے تجاوز نہیں کیا۔ اور فرمایا لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔ یعنی تحقیق دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی نشانیاں بڑی پروردگار اپنے کی اس میں اشارہ اجمالاً ہے طرف دیکھنے حضرتِ حق سبحانہ کے جب کہ مشاہدات اور بشارات وہاں کے بے انتہا تھی کہ تفصیل اُس کی سے عبارت قاصر تھی۔ اس واسطے اشارا فرمایا فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى۔

اور سورہ نٓ میں کمال تعریف اخلاقِ اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ساتھ قول اپنے کے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ط خلق عظیم کی تفسیر حدیث شریف میں فرمائی ہے اس طرح سے کہ مل قطع کرنے والے سے اور نیکی کر برائی کرنے والے سے سب انبیاء سے عہد لیا ہے حق تعالیٰ نے بیچ حق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے کے ساتھ قول اپنے کے۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ

وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ،
فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہیں بھیجا اللہ تعالےٰ نے کسی نبی کو آدمؑ اور بعد
اُن کے مگر لیا اوپر اُن کے عہد بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر مبعوث ہوئے
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور تم سے جو زندہ ہو تو مقرر ایمان لانا اُن پہ اور مدد کرنا
اور لینا یہ عہد اپنی قوم سے۔ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ
مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ الخ۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
قربان ہوں باپ ماں میرے آپ پہ۔ تحقیق پہنچی بزرگی آپ کی نزدیک اللہ تعالےٰ کے اس
مرتبہ کو کہ باوجودیکہ بھیجا آپ کو سب انبیاء سے بعد اور ذکر کیا آپ کا پہلے سب کے۔ رباعی:

پیش از ہمہ شاہانِ غیور آمدہ
ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ

اے ختم رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ ز راہِ دور آمدہ

اور اہل نار عین عذاب میں آرزو کریں گے کاش کے اطاعت کی ہوتی ہم نے اللہ اور
رسول کی۔ اور مراد ساتھ قول اللہ تعالےٰ کے وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ دعوت آپ کی عام ہے۔ اور حلال ہوئیں
آپ کے واسطے غنیمتیں اور ظاہر ہوئے اوپر ہاتھ اُن کے کے معجزات بیشمار۔ اور
نہیں دیا گیا کوئی پیغمبر بزرگی اور مرتبہ مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے مانند اس
کی۔ اور فضیلت میں آپ کی ارشاد کیا دُور ہونا عذاب کا آپ کے سبب سے۔ فرمایا
اللہ تعالےٰ نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ جب تک حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور سنت آپ کی باقی ہے امان اعظم حاصل ہے۔ اور سنت مرجاوے

Marfat.com

پس انتظار کرو بلا اور فتن کو۔

فرمایا اللہ سبحانہٗ نے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ ظاہر کی فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ساتھ صلوٰۃ اپنی کے، پھر ساتھ صلوٰۃ ملائکہ کے اور امر کیا مومنین کو ساتھ صلوٰۃ اور اور سلام کے۔

چاہیئے جاننا کہ مراد اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے زیادہ بزرگی اور مرتبہ ہے اور صلوٰۃ ملائکہ سے مراد دعا ہے۔ اور مومنین پر واجب کیا ساتھ امر فرمانے اپنے کے۔ اور امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پس درود شریف پڑھنا واجب ہے مسلمانوں پر جب ذکر کیا جائے اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور یہی مذہب ہے جمہور کا۔ سوال کیے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معنی اس آیت سے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتحقیق اللہ تعالےٰ نے مقرر کردیے ہیں ساتھ میرے دو فرشتے۔ پس نہیں ذکر کیا جاتا ہوں نزدیک بندہ مسلمان کے پھر درود پڑھتا ہے اوپر میرے، مگر کہتے ہیں وہ فرشتے بخشا اللہ تعالےٰ نے تجھ کو۔ اور فرماتا ہے اللہ سبحانہٗ، اور فرشتے اس کے جواب میں اُن دونوں فرشتوں کی آمین۔ اور اگر میرا ذکر سن کر درود مجھ پر نہیں پڑھتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے ہیں نہ بخشے اللہ تجھ کو۔ اور فرماتا ہے اللہ سبحانہٗ، اور فرشتے جواب میں اُن کی آمین۔ اور مشکوٰۃ شریف میں اُبَیّ بن کعب سے روایت ہے کہ عرض کیا اُبَیّ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت پڑھتا ہوں درود شریف آپ پر پس کتنا پڑھوں اپنی دعا میں۔ فرمایا جتنا چاہے۔ عرض کیا چوتھائی۔ فرمایا جتنا چاہے۔ تو اگر زیادہ پڑھے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا آدھا۔ فرمایا جس قدر خواہش تیری ہو۔

اگر زیادہ کرے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا دو حصہ۔ فرمایا زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا سب اوقات میں درود شریف آپ پر پڑھوں گا۔ فرمایا حضرت صلیّ اللہ علیہ وسلم نے اب کفایت کرے گا درود شریف پڑھنا مقصد تیرے کو اور دُور کر دے گا گناہ تیرے کو۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ درود شریف میں دو امر جمع ہیں ایک ذکر اللہ تعالیٰ کا۔ دوسرے تعظیم نبیِ کریم (صلیّ اللہ علیہ وسلم) کی اور ادائے حق شریف حضرت صلیّ اللہ علیہ وسلم کا اور پھر حدیث شریف دلیل ہے اس امر پر کہ درود شریف پڑھنا بہتر ہے مسلمان کو اپنے واسطے دعا کرنے سے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلیّ اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص درود پڑھے گا اوپر میرے ایک بار رحمت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار اور دُور کر دے گا اُس سے دس گناہ۔ اور بلند کر دے گا واسطے اُس کے دس درجہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی نے۔ اور عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی درود پڑھے گا اوپر رسول صلیّ اللہ علیہ وسلم کے ایک بار رحمت فرما دے گا اللہ تعالےٰ اور فرشتے اُس کے اُس پر ستّر مرتبہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام احمد نے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا نہیں جاتی آسمان پر جب تک کہ درود شریف نہ پڑھے گا دعا کرنے والا۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

اور سورۂ فتح میں فضائل بے شمار رسولِ خدا صلیّ اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہیں۔ اوّل آیۃ میں ذکر غلبہ کا اوپر اعدا کے اور ظہور شریعتِ مصطفویہ کا بدرجہ کمال اور غیر مؤاخذہ ہونا ساتھ بما کان وما یکون کے اور اتمام نعمت اور ہدایت طرف صراطِ مستقیم کے اور نزول سکینہ کا قلوب مومنین میں۔ پھر فرمایا تحقیق کہ وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تم سے وہ حقیقت میں بیعت کرتے ہیں اللہ جل جلالہٗ سے۔ جب ثابت ہوا ان آیات سے کہ حضرت

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مخصوص باین مرتبہ ہیں کہ ان سے بیعت کرنا حضرتِ حق سے بیعت ہے۔ اور ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان کا ذکر ذکر رب العالمین کا ہے۔ پس جو کوئی ان کے ذکر شریف سے منع کرے وہ حقیقت میں مانع ذکرِ الٰہی سبحانہٗ کا ہے۔ خدا پناہ میں رکھے ایسے لوگوں سے۔ ان کے واسطے رسوائی ہے دنیا میں اور آخرت میں عذابِ عظیم ہے۔ اور حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اگر تم نہ ہوتے اے حبیب میرے نہ پیدا کرتا میں آسمانوں کو اور نہ ظاہر کرتا خدائی کو۔ یعنی مبدا خلقت تمام مخلوقات وجود باجود سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

الٰہی درود و سلام بے نہایت نازل فرما اوپر سید المرسلین محمد ابن عبد اللہ ابنِ عبد المطلب ابنِ ہاشم ابن عبد مناف ابن قصی ابنِ کلاب ابنِ مرّہ ابنِ کعب ابنِ لوئی ابنِ غالب ابنِ فہر ابنِ مالک ابنِ نضر ابنِ کنانہ ابنِ خزیمہ ابنِ مدرکہ ابنِ الیاس ابنِ مضر ابنِ نزار ابنِ معد ابنِ عدنان کے یہاں تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب اپنا ذکر فرمایا ہے۔ اور ارشاد کیا اسمٰعیل اور ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام بھی آبا و اجداد میرے سے ہیں۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا ہوا میں بہترین قرون میں قرناً بعد قرنٍ یہاں تک کہ جس قرن میں پیدا ہوا وہ بہترین قرن ہے سب قرنوں سے اور واقع نہیں ہوئی میرے نسب میں سفاح جاہلیت کی۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے پسند کیا اولاد ابراہیم (علیہ السلام) سے اسمٰعیل (علیہ السلام) کو۔ اور پسند کیا اولادِ اسمٰعیلؑ سے بنی کنانہ کو۔ اور پسند کیا بنی کنانہ سے قریش کو اور پسند

Marfat.com

کیا قریش سے بنی ہاشم کو اور پسند کیا مجھ کو بنی ہاشم سے۔ کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نور تھا سامنے اللہ تعالیٰ کے قبل پیدا کرنے آدمؑ کے دو ہزار برس۔ تسبیح کرتا تھا یہ نور اور تسبیح کرتے تھے فرشتے ساتھ اس کے۔ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ڈالا اُس نور کو پشتِ آدمؑ میں۔ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل کیا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے طرف زمین کے پشتِ آدمؑ میں اور کیا مجھ کو پشتِ نوحؑ میں پھر کیا مجھ کو پشتِ ابراہیمؑ میں پھر ہمیشہ انتقال کرتا رہا میں پشتوں پاک سے طرف رحموں پاک کے۔ یہاں تک کہ نکالا مجھ کو میرے ماں باپ سے کہ نہیں جمع ہوئے اوپر سفاح کے ہرگز۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِم

جب حق تعالیٰ کنزِ مخفی تھا چاہا کہ اپنے کمالاتِ اسمائی و صفاتی جلوہ گر کیجیے تعینِ اول جو اُس ذات میں ہوا وہ حقیقتِ احمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ درود اُس پر ازل سے ابد تک ہو جیو۔ جب یہ نور منظورِ وجود میں آیا عالمِ وجود نے آواز کی کہ اے سونے والو عدم کے جاگو کہ نورِ ساقی نے جلوہ دکھایا۔ ایک مدت وہ نور عالمِ غیب میں سیر کرتا رہا۔ پھر اُس سے دس چیزیں بنائیں ایک عرش۔ دوسرا قلم تیسرا لوح۔ چوتھا ماہتاب۔ پانچواں آفتاب۔ چھٹا بہشت۔ ساتواں دل۔ آٹھواں ملائک۔ نویں کرسی۔ دسویں روحِ پاک محمدی کو خلعتِ خلقت کے پہنائے اور چار ہزار برس اپنی تسبیح میں عرش پر مشغول رکھا۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اُس نورِ پُرظہور سے چار حصے لے کر چار چیز کو پیدا کیا۔ پہلے عرش۔ دوسرے کرسی تیسرے لوح چوتھے قلم۔ بعد ازاں قلم کو حکم ہوا اُکْتُبْ یَا قَلَمُ۔ لکھ اے قلم۔

Marfat.com

قلم نے عرض کیا کیا لکھوں اے رب میرے ۔ فرمایا لکھ توحید میری ۔ قلم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا ۔ پھر حکم ہوا لکھ سب چیزیں ۔ قلم نے کہا کیونکر ۔ فرمایا لکھ دستور العمل ۔ اور روزنامچہ سب امّتوں کا ۔ اس طرح سے امّتِ آدمؑ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَی اللّٰہَ اَدْخَلَہُ النَّارَ ۔ امّتِ نوحؑ ۔ امّتِ ابراہیمؑ ۔ امّتِ موسیٰؑ ۔ اُمّتِ عیسیٰؑ ۔ اُمّتِ محمدؐ (علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) قلم نے ارادہ کیا کہ موافق سابق کے لکھوں ۔ حکم ہوا ادب کرائے قلم ادب کرائے قلم ۔ قلم یہ سُن کر شق ہوا اور ہزار برس کانپا کیا شرمندگی سے ۔ پھر دستِ قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا لکھ امّت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے ۔

ایک دن جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قدرے خاکِ پاک مقام روضۂ منورہ سے لاؤ ۔ جبریلؑ نے امتثالِ امر کیا ۔ پھر ارادۂ الٰہی سبحانہٗ ہوا کہ کوئی خازن اس کا ہو ۔ عالمِ ملکوت میں کوئی قابل اس امانت کے نہ پایا ۔ چاہا کہ آدم خلیفہ اپنے کو ترتیب دیجیے ۔ اور یہ امانت اُس کو سپرد کیجیے ۔ پس پُتلا آدمؑ کا بنا کر ساتھ خلعت اس امانت کے سرفراز کیا ۔ پھر ارشاد کیا رُوح کو کہ رگ و ریشہ میں آدمؑ کے در آوے ۔ رُوح نے اپنی لطافت، بدن کی کثافت دیکھ کر انکار کیا ۔ جب نورِ جمال باکمال محمدیؐ پر نگاہ پڑی کہ پیشانی آدمؑ سے جلوہ گر تھا روح لاکھ تمنا سے زیب دہِ قالب کی ہوئی ۔ شعر

قفسِ تن میں پھنس گئی جو رُوح ۔ جلوہ فرما تمہیں کو دیکھا تھا

پہلی نظر آدمؑ کی عرشِ مجید پر پڑی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مرقوم دیکھا پوچھا یارب یہ کون ہے کہ نام اس کا تیرے نام کے پاس لکھا ہے ۔ فرمایا یہ پیغمبر

Marfat.com

خاص میرے پیغمبروں سے اور سردار تیری اولاد میں ہے۔ رباعی:

رافت یہ محبت کی بھی کیا ہی تاثیر	محبوب و محب کی یکجا ہے تصویر
نام اپنے کے پاس بے نشان ذات نے واہ	محبوب کے نام کو کیا ہے تحریر

حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ جب ذکر کرے تو اللہ کا پس ذکر کر ساتھ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ میں نے دیکھا ہے نام اُن کا جنت کے ہر مکان پر اور فرشتوں کی پیشانی پر اور حوروں کی آنکھوں پر۔ اور فرشتے ذکر کرتے ہیں اسم شریف محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر وقت۔ جب حضرت آدمؑ نے ارادہ قربت کا ساتھ حوّا کے کیا۔ طلب کیا حوّا نے مہر اپنا۔ آدمؑ نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ حکم ہوا کہ دس مرتبہ درود اوپر حبیب میرے کے پڑھ اور مہر ادا کر۔ شعر

کیوں نہ چھوٹے وہ رنج سے تجھ کو سلام جو کرے
کیا اُسے خوف حشر کا تجھ کو امام جو کرے

جب کہ آدم بہشت سے نکالے گئے دعا کی اپنے عفو جرم کے واسطے بایں مضمون۔ شعر

یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے	کر رحم مجھ پر اُس شہ کوثر کے واسطے

جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شفیع کیا واسطے ایک گناہ اپنے کے۔ اگر برائے گناہانِ اہلِ آسمان و زمین کے حبیب میرے کو شفیع لاتا میں عفو کرتا۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا	عَلٰى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

عاشورہ کے دن وہ نور کہ مادۂ صورتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تھا عبداللہ کے صلب سے رحم آمنہ میں منتقل ہوا۔ اُس دن جتنے بت روئے زمین پر تھے

Marfat.com

اور تمام تخت شاہوں کے سرنگوں ہوئے اور جتنے شیطان تھے گمراہ کرنے سے باز رہے فرشتوں نے ابلیس کے تخت کو دریا میں ڈبو دیا۔ اور شیطان جبل ابو قبیس پر جا چھپا اور رویا۔ شعر

باطل نہ کیونکہ جاوے کہ یہاں حق نمود ہے
وہ حق کہ جس پہ حق سے سلام و درود ہے

اُس سال بہ سبب کرامت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مستورات روئے زمین کی بیٹوں سے حاملہ ہوئیں۔ جادو مشرکوں اور کاہنوں کا دُور ہوا۔ اور آواز غیب سے آئی کہ نزدیک وقت ظہور نبی آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہوا۔ قحط کا وہ سال تھا۔ اور قریش پر کمال کال تھا۔ رزاق مطلق نے برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سے قحط دُور فرمایا۔ قریش نہایت خوش ہوئے۔ نام رکھا اس سال کا سَنَۃُ الْفَرَحِ وَالْاِبْتِہَاج۔ اور آواز غیب سے آئی بی بی آمنہ کو کہ بشارت ہو تجھ کو کہ آج پیٹ میں تیرے نبی آخر الزماں ہیں صاحب کتاب و معراج (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ شعر

برج حمل میں مہر مبیں جلوہ گر ہے آج
مت شبہ لاؤ اس میں کہ ظاہر اثر ہے آج

شب جمعہ پنجم جمادی الاخریٰ وقت سحر کے عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ خانۂ عبد اللہ سے ستارہ سُرخ اوپر چڑھتا ہے۔ ہر چند بالا تر جاتا ہے بزرگ تر ہوتا ہے۔ جب قریب آسمان کے پہنچا مقدار تمام دنیا کی ہوا۔ ماہتاب اور ستارہ تمام نور اس کے سے پوشیدہ ہوئے۔ عبد المطلب نے اس خواب کو عبد الرحمٰن معبّر سے پوچھا۔ عبد الرحمٰن نے کہا بشارت ہو جیو تمھیں اوپر اس کے کہ خانۂ عبد اللہ میں پیغمبر متولد ہو کہ دین اس کا ناسخ ادیان اور نور اس کا روشن تر ماہ تاباں سے ہو۔ اور تمام عالم کو

Marfat.com

گھیرلے قیامت تک باقی رہے۔ شعر

کیوں نہ ہو دن بدن زیادہ وہ نور　　جس کے ناخن کا ماہ نو ہے ظہور

دیکھا خواب میں والدہ شریفہ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نے جب کہ ساتھ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حاملہ ہوئیں کہ ایک نور شکم سے میرے نکلا کہ روشن ہوگئے ساتھ اُس کے محل بُصریٰ کے کہ شہر شام کا ہے۔ شعر

بشب یہاں جلوہ فرما کون سا شعلہ شرارہ ہے

کہ جس کے نور سے از صبح تا شام آشکارا ہے

حق تعالےٰ نے جب ارادہ پیدا کرنے اپنے حبیبؐ کا کیا امر فرمایا اس رات خازنِ جناں کو کہ کھول دو دروازے فردوسِ بریں کے اور بہر نو سے تیار کرو واسطے تعظیم سید المرسلین کے۔ بیت

بہار روضۂ رضواں تمھارا جلوۂ رُو ہے

کہ فخرِ گل ہے عارض رشکِ سنبل جعدِ گیسو ہے

اور آواز آئی غیب سے اے اہلِ جہاں وہ نورِ مخزون کہ اُس سے پیغمبر آخر الزماں (صلّی اللہ علیہ وسلّم) وجود میں آوے گا آج کی رات شکم میں بی بی آمنہ کے قرار پکڑے گا اور نہ باقی رہا اُس شب کوئی گھر مگر وہ روشن ہوگیا تھا۔ اور ہر جانور نے کہا امشب حمل رہا رسولِ ربّ العٰلمین (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا۔ قسم ہے ربِّ کعبہ کی کہ وہ امام اہلِ دنیا کا ہوگا۔ غزل

خاکِ پا ہوں میں ایسے حضرت کا　　تاج ہے جو سر رسالت کا

تختِ پیغمبری کی زینت ہے　　زیب ہے افسر نبوت کا

Marfat.com

اُس کے باعثِ ظہورِ عالم ہے — ہے وہ موجب جہاں کی خلقت کا
ماہ ہے چرخِ اصطفا کا وہ — مہر ہے آسمانِ رفعت کا
حق ہے صانع جہان ہے مصنوع — پر سبب وہ ہوا ہے صنعت کا
دُرِ بخشش جو ہے اسی سے ہے — بحرِ مواج ہے وہ رحمت کا
واہ ری صاحبی کہ ہے گا وہ — ہر جگہ خیر خواہ امّت کا
اُس کا میدانِ نعت ہو کیا طے — کہ قدم یاں قلم ہے طاقت کا
را آفتا ہو خموش ادب سے بیٹھ — یہ نہیں ہے مقام جرأت کا
ہاں مگر عرضِ مطلب اُس سے کر — کہ وہ دریا ہے اک سخاوت کا
یا امامِ رسُلؐ نبی اللہؐ — جام دے مجھ کو اپنی الفت کا
ہے تو ہی ساقیِ شرابِ طہور — مست کر بادۂ محبت کا
ساتھ اپنے بلا حساب وکتاب — کیجو سائر ریاضِ جنت کا
دو جہاں میں عزیز رکھ مجھ کو — دینے والا تو ہی ہے عزت کا
تیرا فدوی ہوں رکھ نگاہِ کرم — میرے والی تو ہی ہے رأفت کا

اور حضرت جبریلؑ نے بامر رب الجلیل علمِ سبز محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) لاکر فوق بیت اللہ منصوب کیا۔ اور کہا یہ نشان پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ روزِ قیامت میں شفیع سب کا ہوگا۔ بیت

شکر خدا ہے اپنے پیمبر کا وہ مقام — جس کی شفاعت ایسی قیامت میں ہوگی عام
ہیں بخت خوش انھوں کے کیا عیش ہی میسر — جن کے نبی ہیں ایسے سردارِ روزِ محشر

جب حمل بی بی آمنہ کا دو ماہہ ہوا وفات پائی والد ماجد آپ کے نے

کہ عبد اللہ نام رکھتے تھے۔ جب گزرے چھ مہینے دیکھا والدہ شریفہ آپ کی نے خواب میں فرشتے کو کہ کہتا ہے اے آمنہ بشارت ہو تجھے کہ حاملہ ہوئی ساتھ خیر العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے۔ جب وہ پیدا ہوں تو نام ان کا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھیو۔ جب نو مہینے حمل شریف کے پورے ہوئے آسیا اور مریم شب تولد میں حوروں کو لے کر حاضر ہوئیں۔ بارھویں تاریخ ربیع الاول کی روز دوشنبہ وقت فجر کے سال فیل میں بعہد نوشیرواں چھ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُس مہر سپہر نبوت ماہ سماءِ رسالت نے مطالع فلک سعادت سے نور شہود کا دکھایا۔ اور قدوم میمنت لزوم برج حمل سے باہر لا کر نورِ ظہور اپنے سے زمین و زمان کو مشرف فرمایا۔ شعر

ہے غلط کہیے اگر پیدا وہ مہ پارا ہوا　　ماہ شرمندہ ہوا جب جلوہ گر پیارا ہوا

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اشعار

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ　　وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّهٗ یَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُطَھَّرًا وَمُکَحَّلًا　　وَالنُّوْرُ مِنْ وَجَنَاتِهٖ یَتَوَقَّدُ

وُلِدَ الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُکِرَ التُّقَا　　کَلَّا وَلَا ذُکِرَ الْحِجٰی وَالْمَعْبَدُ

ھٰذَا الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُکِرَ النُّقَبَا　　کَلَّا وَلَا کَانَ الْمُحَصَّبُ یُقْصَدُ

ھٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْهِ غَزَالَةٌ　　وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدُ

ھٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَةً　　ھٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِیَآءِ وَسَیِّدُ

اِنْ کَانَ یُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ جَمَالَهٗ　　فَوَاللّٰهِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْهُ اَزْیَدُ

لَوْ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ اُعْطِیَ رُشْدَہٗ　　بِاللّٰهِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْهُ اَرْشَدُ

Marfat.com

اِذْ كَانَ قَدْ اُعْطِي الْمَسِيْحُ عِبَادَةً | فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ اَجَلُّ وَ اَعْبَدُ
هٰذَا الَّذِيْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَابِسٌ | وَنَفَائِسٌ فَنَظِيْرُهٗ لَا يُوْجَدُ
جِبْرِيْلُ نَادٰى فِيْ مُنَصَّةِ حُسْنِهٖ | هٰذَا مَدِيْحُ الْكَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ
يَا عَاشِقِيْنَ تَوَلَّهُوْا فِيْ حُبِّهٖ | هٰذَا هُوَ الْحُسْنُ الْجَمِيْلُ الْمُفْرَدُ
وَيَقُوْلُ يَا عُشَّاقُ هٰذَا الْمُصْطَفٰى | وَيَقُوْلُ يَا مُشْتَاقُ هٰذَا اَحْمَدُ
لَمْ يَاْتِ فِيْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهٗ | فِيْمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُسْنَدُ
قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِاَمْرِهِمْ | وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهٗ لَا يُوْلَدُ
صَلُّوْا عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً | اَلْفُ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْيَدُ

مرحبا کہ ایسا ماہ خوشنما مطلع غیب سے طلوع ہوا۔ اور حبذا کہ ایسا آفتاب جہاں تاب افق غیب سے شیوع ہوا۔ ظلمت کفر کی ساتھ نور اسلام کے مبدل ہوئی اور کدورت دل کی ساتھ شعلۂ عرفان کے مشتعل ہوئی۔ بیت

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ سب جاگہ اجالا تھا

شقاوت ایام کی اور نحوست زمانہ کی ساتھ سعادت اور برکت کے مبدل ہوئی۔ قطعہ

آپ نے جب یاں قدم رنجہ کیا | اپنے چہرے سے طلوع اک مہ کیا
دفع کی ظلمت کدورت یہ کہ واہ | سب کا سب دفتر ہی کچھ لا تہ کیا

محدب فلک الافلاک سے نقطۂ خاک تک نام تاریکی کا باقی نہ رہا۔ بیت

کیونکر کہوں وہ ماہ ہے ماہ میں کب یہ نور ہے | اور ہی کچھ یہ شان ہے اور ہی کچھ ظہور ہے

Marfat.com

جتنے جن اور شیاطین تھے آسمان کے جانے سے باز رہے۔ اور ستارے زمین سے ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا زمین پر گرے۔ بالکل زمین حرم کی روشن ہوئی۔ اور آگ اہلِ فارس کی کہ ہزار برس سے جلتی تھی کسریٰ اور اہلِ فارس مشک وعنبر اُس میں ڈال کر پوجتے تھے بجھ گئی۔ جس دم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس گلزار ارواح سے اِس چار بازار اشباح میں گزر فرمایا پہلے سجدہ کیا۔ بعد اس کے انگشتِ شہادت اُٹھا کر فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

عبدالمطلب نے اس مژدۂ جاں نثار کو سن کر بہت شادی کی۔ ابولہب نے ثویبہ نام اپنی لونڈی کو کہ اُس نے خبر تولّدِ شریف کی پہنچائی، تھی آزاد کیا۔ اسی خوشی کا یہ اثر ہے کہ ابولہب کو ہر دوشنبہ کو تخفیف عذاب میں ہوتی ہے۔ اور شبِ ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے تین روز تک کعبۂ معظمہ خوشی ولادت بابرکت حضرت کی سے ہلتا رہا۔ اور حرکت کی محل کسریٰ نے ہیبت جمال باجلال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ملک فارس میں۔ باوجودیکہ سنگ اور سرب سے بنا تھا تا حدّے کہ گر پڑا۔ آواز اس کی سترہ فرسخ سے سنی گئی۔ بیت

ہوئے مکّہ میں پیدا اور کیا شق قلعۂ کسریٰ
سمجھ رانیت ظہورِ ہیبتِ حق اس کو کہتے ہیں

بی بی آمنہ نے جو دیکھا جگر پارہ اپنے کو قبا، نور در بر اور افسرِ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا بر سر زبان ساتھ حمد حق تعالےٰ کے کھولی اسی دم اوپر سر مبارک

کے ابر سایہ گستر ہوا اور حضرت کو اُٹھا کر لے گیا۔ اور آواز سنی گئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گردِ عالم پھراؤ، تا سب لوگ آپ کو پہچان لیں۔ اور اوصاف تمام پیغمبروں کے مع فضائل مخصوصہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوئے۔ بیت

کم تر وہ موسیٰ دکھائی دے ہے وہ خود تجلی نظر پڑے ہے
برُو ہے یوسف یہ خُو ہے صالح بلب مسیحا نظر پڑے ہے

بیت

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات — تو عینِ ذات می نگری در تبسمی۔ بیت
خوبی و وصف و شمائل حرکات و سکنات — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ بیت
اے چہرۂ زیبای تو رشکِ بتانِ آزری — ہر چند وصفت می کنم در حسن زاں بالاتری
آفاق را گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام — بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

بیت

محمد عربی کابروے ہر دو سرا است — کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر اوست

اشعار

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ — حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ — وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ
ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ — لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحَمٖ
دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ — مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمٖ
فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ — وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٖ

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ | غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ | مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ | فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ | وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ | وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ | وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۔ بیت

بصورت تو نگارے نیافرید خدا | ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بیت

تو بدیں جمال و خوبی چو بطور جلوہ داری

ارنی بگوید آں کس کہ بگفت لن ترانی

اور بعض روایات میں آیا ہے کہ بعد تولد کے آپ نے عطسہ فرمایا۔ پھر الحمد للہ کہا۔ فرشتوں نے جواب یرحمک اللہ دیا۔ اور پیدا ہوئے مصفا ختنہ کردہ ناف بریدہ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا | عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چند روز آپ کو دودھ پلایا والدہ شریفہ نے پھر ثوبیہ نے بعد اس کے حلیمہ سعدیہ آپ کو اپنے قبیلہ بنی سعد میں واسطے رضاعت کے لے گئی۔ آپ کے قدوم برکت لزوم سے سب کو اُس گردہ میں برکات بے اندازہ حاصل ہوئی۔ رباعی

تو جہاں جاوے وہاں کیونکہ نحوست آوے | ماہ کے سامنے کیا دخل کہ ظلمت آوے

ابر رحمت کا اگر قطرہ فشاں ہو تو زمیں | کیوں نہ سرسبز ہو ہر نخل کو فرحت آوے

Marfat.com

جو اس گروہ میں بیمار ہوتا حلیمہ دستِ مبارک لگا دیتی شفا پاتا۔ بیت۔

مسیح کی جو زباں میں ہے تیرے ہاتھ میں ہے   بڑائی اس سے تمھیں جان لاکھ بات میں ہے

رعایت عدالت کی لڑکپن سے ایسی تھی کہ کبھی پستانِ چپ سے کہ حصہ برادر رضاعی کا تھا دودھ نہ پیا۔ اور کبھی جامہ میں بول و غائط نہ کیا بلکہ دن رات میں بوقت معین بول کرتے تھے اور ہمیشہ شرمگاہ چھپائے رکھتے تھے۔ اگر احیاناً ظاہر ہوتی غیب سے چھپ جاتی۔ اور ستر آپ کا کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ آپ نے کسی کا۔ یہاں تک کہ وقت ولادت کے ایک ہاتھ اوپر نرگس شہلا کے رکھا۔ دوسرا ستر پر۔ ملائک آپ کو جھولا جھلاتے تھے۔ ماہتاب آپ سے باتیں کرتا تھا۔ بڑھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز برابر ایک مہینے کے۔ جب دو ماہ کے ہوئے بیٹھنے لگے اور تین مہینے میں کھڑے ہونے لگے۔ جب چار مہینے کے ہوئے چلنے لگے۔ جب طاقت تکلم کی ہوئی فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اور نو مہینے کے کلام بفصاحت تمام فرماتے تھے۔ اور ہنوز حلیمہ پاس تھے کہ شقِ صدر واقع ہوا۔ جبریل۔ میکائیل۔ اسرافیل طشتِ زریں بھرا ہوا برف سے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو اٹھا کر پہاڑ پر لٹایا اور سینہ کو شق کر دل نکال نقطۂ سیاہ اس میں سے دور کر برف سے دھو کر مکان اصلی میں رکھ دیا۔ اور کہا نصیب شیطان کا تم سے دور کیا۔ پھر ہاتھ زخم پر پھیرا اچھا کر کے چلے گئے۔ ضمیرہ نے یہ حال دیکھ کر ماں سے کہا۔ حلیمہ اپنے شوہر کو لے کر دوڑی دیکھا کہ حضرت خوش و خرم بیٹھے ہیں۔ آثار درد اور زخم کے ظاہر نہیں۔ حیران ہو کر ماجرا پوچھا۔ آپ نے تبسم کر کے احوال بیان کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

آثار سردی کے تمام وجود میں موجود ہیں۔ حلیمہ نے یہ حال دیکھ کر مناسب یہ سمجھا کہ آپ کو لے جا کر آپ کے دادا کو سپرد کیجیے۔ پس بارادۂ مذکورہ بطرف مکہ روانہ ہوئی جب قریب مکہ کے پہنچی تبدیل لباس میں مشغول ہوئی بعد فراغ ہونے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری میں نہ پایا۔ غمگین ہو کر آہیں بھریں اور تلاش کرنے لگیں۔ جب کہیں نشان نہ پایا ناچار ہو کر رونا شروع کیا۔ قطعہ

اوجھل آنکھوں سے جو مہ پارہ مرا پیارا ہوا
دل ہوا ٹکڑے جگر ماتم سے صد پارا ہوا
شعلۂ رخ کون دکھلا کر گیا یارب ہمیں
سوزش ہجراں سے جو دل جل کے انگارا ہوا

جس دم یہ خبر عبدالمطلب کو پہنچی چند سوار ہمراہ لے کر تلاش کرنے کو آئے۔ اس اثناء میں فرشتے آپ کو لا کر ایک درخت کے نیچے بٹھلا گئے۔ اتفاقاً عبدالمطلب وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ ایک طفل مہ پارہ مسرت نظارہ بیٹھا ہے۔ غزل

مکھڑے ہی میں کچھ تیرے نہیں صنعت صانع
ٹپکے ہے سراپا سے ترے قدرت صانع
حیراں ہوں تجھے دیکھ کہیں مانی و بہزاد
کیا زور نمودار ہے یہ قوت صانع
نقشے تو بہت سے کیے یوں اس نے ہیں ایجاد
پر تجھ سے نکلتی ہے عجب صنعت صانع
اللہ رے ترے نقشۂ عالی کا سراپا
ہر عضو سے ٹپکے ہے تری عظمت صانع
رافت قد و قامت میں بشر کے یہ یقیں جان
وہ واسطے مصنوع کے ہے رحمت صانع

حیران ہو کر عبدالمطلب نے پوچھا کون ہو تم۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں افصح عرب و عجم ہوں۔ میں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔

جب یہ بشارت عبد المطلب نے سنی سواری سے اُترے اور جبین مبین کے بوسے لیے اور گود میں آپ کو لے گھوڑے پر سوار ہو چند ساعت میں مکہ معظمہ میں آکر گھر میں رونق افروز ہوئے۔ پھر بی بی حلیمہ آئیں اُنھیں تحفہ و تحائف سے بہرہ ور کیا۔ اور بی بی آمنہ تربیت میں آپ کی مشغول ہوئیں۔ جب عمر مبارک سات برس کو پہنچی بی بی آمنہ کا انتقال ہوا۔ پھر عبد المطلب نے تربیت سے آپ کی شرف حاصل کیا۔ اور ام ایمن کہ کنیز موروثی حضرت کی تھی۔ بھی تربیت میں حضرت کی شامل ہوئی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو آزاد کر کے زید بن حارثہ کے ساتھ نکاح کر دیا۔ اور اُسامہ اُس سے پیدا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب والدہ آپ کی فوت ہوئی ملائک نے جناب باری میں عرض کی کہ نبی تمھارے یتیم رہے۔ ہم کو حکم ہو پرورش کا۔ ارشاد ہوا میں خود متکفل اُن کا ہوں۔ جب عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی عبد المطلب نے انتقال کیا۔ ابو طالب نے بموجب وصیت باپ کے پرورش کی۔ اور برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ ہمراہ آپ کے اندک طعام سے سیر ہو جاتے تھے۔ اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریک دستر خوان نہ ہوتے تو بہت طعام سے بھی سیر نہ ہوتے۔ شعر

لکھوں کیا رتبۂ سرور کہ خوانِ نعمتِ حق پر
وہی ہیں بالاصالت اور جو ہے وہ طفیلی ہے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک بارہ سال کا تھا ابو طالب نے عزم شام کا کیا۔ حضرت کو ہمراہ لیا اثناء راہ میں ایک دیرا یہودی کا تھا۔ وہاں

Marfat.com

کے راہب نے ابوطالب سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے تیرا۔ ابوطالب نے کہا میرا بیٹا ہے۔ راہب نے کہا جھوٹ ہے۔ یہ یتیم معلوم ہوتا ہے۔ ابوطالب نے اقرار کیا۔ راہب نے وصیت کی کہ یہود سے ان کو نگاہ رکھنا۔ وہاں سے آگے چلے اور ایک دیرا ملا۔ وہاں کے راہب نے بسبب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام قافلہ کی دعوت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ بیت

صورت سے ہویدا تھے آثار نبوت کے
اور شکل سے پیدا تھے اطوار فتوت کے

بحیرا نے پشت مبارک کھول کر مہر نبوت چومی موجب ضیافت کا یہ تھا۔ بعد اس کے ابوطالب سے کہا ان کو شام کی طرف نہ لے جا۔ یہود ان کے دشمن ہیں۔ یہ بتوں کے سرشکن ہیں۔ محبوب رب العالمین ہیں۔ سید المرسلین ہیں۔ لوگوں نے کہا کس طرح معلوم کیا۔ کہا جس وقت تم اترے سارے درخت اور پتھر ان کو سجدہ کرتے تھے۔ اور السلام علیک یارسول اللہ کہتے تھے۔ بیت

غضب ہے خوشبو کو اس کی کوئی جو سونگھے دل سے وہ پھر بھلا دے
گل نبوت وہ جس کا رافت ہر ایک پتا پتا بتا دے

اور ابر سر مبارک پر سایہ کرتا تھا۔ اور آپ تنہا رہ گئے تھے۔ دیکھا میں نے کہ درخت نے ڈالیاں جھکا ان پر سایہ ڈالا۔ علاوہ اس کے مہر نبوت دلیل قطعی ہے اوپر رسالت کے۔ ابیات

پتھر کریں سلام جنھیں اور شجر کریں
معلوم ان کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں
پر اتنا جانتے ہیں نبی کی یہ بات ہے
یعنی جھکیں نبات اگر وہ گزر کریں

پس ابوطالب نے ارادہ شام کا موقوف کر کے اسباب تجارت وہیں بیچ کر

Marfat.com

مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری جو آسمان سے اتری تھی اُس پر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا تھا۔

ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کعبؓ احبار سے فضائل آپ کے پوچھے۔ کعب نے کہا کتب الٰہیہ میں میں نے پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایک سنگ پایا تھا۔ اُس میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ فَطُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَتَبِعَہٗ تحریر تھا۔ شعر

دل کے نگیں پر گر نہ کھدا ہو نام ترا تو پتھر ہے
پتھر پہ بھی نشاں ہے تیرا پتھر سے وہ بدتر ہے

طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر نام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہے۔ اور صدر لوح محفوظ پر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ دِیْنُہُ الْاِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَمَنْ اٰمَنَ بِہٖ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ۔ لکھا ہے۔ شعر

پتا پتا بوٹا بوٹا تیری گواہی دیتا ہے
نخلِ وجودِ عالم و آدم تیرے سبب سے برپا ہے

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نہ ہوتے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو تخم ظہور کا بیچ مزرعۂ امکان کے نہ بوتا۔ ادنیٰ مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا یہ تھا کہ کوئی جانور پرند اوپر سر مبارک کے نہیں اُڑ سکتا تھا۔ اور سایہ آپ کا نہ تھا۔ وجود آپ کا نوری تھا۔ شعر

Marfat.com

بسان سایہ پری می فتد بپا منظر — بلند دامن رعنائی جامہ تنگ ترا

اور مگس بدنِ اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی۔ قطعہ

حق تعالیٰ کو کہ جب بارِ مگس — جسمِ پاک اُن کے پہ منظور نہیں

غمِ امت بقیامت اُن سے — گر کرے دُور تو کچھ دُور نہیں

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جب عمرِ شریف پچیس برس کو پہنچی مال حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا بمضاربت لے کر شام کو تشریف فرما ہوئے۔ جب بُصریٰ میں داخل ہوئے اسبابِ تجارت بیچا اُس میں نفع بہت حاصل ہوا۔ نسطور راہب نے آپ کو پہچانا اور کہا یہ نبی آخر زمانؐ ہے۔ شعر

جس کی نگہ رخ پہ تمہارے پڑ گئی — برقِ تجلی پہ نظر گڑ گئی

کہنے لگا وہ کہ بلا شک و ریب — اَنْتَ نبی کاشفِ اسرارِ غیب

میسرا غلام حضرت خدیجہؓ کا اس سفر میں ہمراہ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تھا۔ راہ میں خوارق آپ کے اُس نے دیکھے۔ آکر حضرت خدیجہؓ کو خبر کی۔ اس واسطے حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے پیغام نکاح کا حضرتؐ کو بھیجا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو بلایا اور نکاح کیا۔ سب اولادِ امجاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہؓ سے پیدا ہوئی۔ قاسم۔ طاہر۔ زینب۔ فاطمہ۔ رقیہ ام کلثوم۔ مگر ابراہیم ماریہ قبطیہ سے۔ جب عمر شریف تیس برس کو پہنچی قریش نے کعبہ معظمہ سر نو سے بنایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شریک ہوئے اور حجرِ اسود کو اُس کے مقام میں رکھا۔ شعر

Marfat.com

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ہرگاہ آفتاب جہاں تاب نبوت کا قریب طلوع کے ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوابیں سچی دیکھنے لگے۔ جو رات کو دیکھتے صبح کو معائنہ کرتے۔ جلوت سے روگردانی کر کے ساتھ خلوت کے مشغول ہوئے۔ ہر درخت اور پتھر ساتھ صدائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کے آواز کرنے لگا۔ جب چالیس برس کی عمر ہوئی خواب میں وحی ہوئی۔ پھر رمضان المبارک میں جبرئیل ساتھ سورہ اِقْرَأْ تا مَا لَمْ یَعْلَمْ جناب الٰہی سبحانہ سے وحی لائے پھر تین برس وحی نہ آئی۔ اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال رنج تھا۔ یہاں تک کہ دل میں آتا تھا کہ اپنے تئیں ہلاک کریں۔ ساتھ اس خطرے کے جبرئیل ظاہر ہو کر کہہ دیتے کہ تم رسول اللہ کے ہو حق۔ بعد تین برس کے سورہ مدثر نازل ہوئی۔ پھر پے درپے وحی ہونے لگی۔ عورتوں میں پہلے بی بی خدیجہ رضہ ایمان لائیں۔ مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ لڑکوں میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ غلاموں میں (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) جب اُنتالیس آدمی ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی عزت بخش اسلام کی ساتھ ایمان لانے عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مستجاب ہوئی۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) مشرف باسلام ہوئے۔ اسلام نے قوت پائی اُس دن سے آشکار الکعبہ میں نماز ہونے لگی اور علانیہ دعوت اسلام کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس سبب سے کفار سے طرح طرح کی ایذا پانے لگے۔ چنانچہ ایک دن

Marfat.com

مسجد میں عقبہ نے گلوے نازنین سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خفا کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آکر چھڑایا۔ باوجودیکہ معجزات ظاہر دیکھتے تھے لیکن راہ ضلالت کی نہ چھوڑی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) روز اُحد سے کوئی دن سخت نہ ہوا ہوگا کہ دندانِ مبارک شہید ہوئے۔ فرمایا اے صدیقہ ایک روز کفار کی ایک جماعت تھی کہ ہر چند میں نے ان کو دعوت طرف اسلام کے کی اُنھوں نے نہ مانا اور مجھے جھوٹا جان کر یہاں تک ظلم کیا کہ پاشنے میرے خون سے آلودہ ہوئے۔ بیت

پائے نازک وہ کہ جس پر برگِ گل بھی بار ہے
ہائے صد افسوس خارِ ظلم سے افگار ہے

پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب الٰہی میں حال رنج اپنے کا عرض کیا حق تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نے کہ مؤکل پہاڑوں کا ہے آکر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو کوہ اور زمین توڑ ڈالوں تا نشان کافر کا باقی نہ رہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں واسطے رحمتِ خلق کے آیا ہوں نہ واسطے ہلاک کرنے کے۔ رباعی

واہ تمکین استقامت واہ واہ
سچ ہے ہو عالم کی رحمت اور پناہ
کھینچی زحمت جن سے رحمت اُن پہ کی
دی پناہ اُن کو جو کرتے تھے تباہ

بیت:۔ زحمت و رنج و مصیبت پہ وہ دریائے کرم
صبر فرماتے تھے مقدورِ بشر سے باہر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

Marfat.com

جب عمر شریف پچاس برس کو پہنچی قوم جن مشرف بہ اسلام ہوئے اور ابو طالب نے انتقال کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا داخل بہشت ہوئیں۔ اور نکاح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ شش سالہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منعقد ہوا۔ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی داخل ازواج مطہرات میں ہوئیں ساتھ مہر چار سو درہم کے جب باون برس کا سن مبارک ہوا ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرماتے تھے کہ جبریل بفرمان رب الجلیل کے جنت سے ایک براق کہ عاشق زار سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لے کر آستانۂ علیا پر حاضر ہوئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آواز سن کر بیدار ہوئے۔ جبریلؑ نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ اور نزدیک اپنے بلایا ہے تا بزرگی دیوے آپ کو ایسی کہ کسی پیغمبر کو نہیں دی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آب زمزم سے براق پر سوار ہوئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وقت سواری کے متامل ہوئے حکمِ الٰہی سبحانہٗ جبریل کو پہنچا کہ سبب تامل کا حبیب میرے سے پوچھ۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے براق بھیجی اور فرشتوں کو منتظر کیا۔ مجھے یہ عزت دی۔ پر اندیشہ یہ ہے کہ روزِ قیامت امت میری قبروں سے بے سامان نکلے گی۔ پل صراط پر کس طرح اُن کا گزر ہوگا۔ فرمان ہوا۔ غم اس کا دل پر نہ لاؤ جس طرح تم کو براق بھیج کر بلایا ہے ایسے ہی ہر ایک کے واسطے براق بھیج کر سوار کر کے جنت میں داخل کریں گے۔ آپ نے سن کر قصد سواری کا کیا۔ بُراق نے تیزی تندی شروع کی۔ اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا مجھ پر مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب قرآن۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں۔ جبریلؑ نے کہا اے بُراق قسم ہے حق سبحانہٗ کی کہ کوئی پیغمبر نزدیک حضرت حق سبحانہٗ کے

Marfat.com

بزرگ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سوار نہیں ہوا اور پر تیرے یہ خلاصہ اٹھارہ ہزار عالم کے ہیں۔ مَهْبِطِ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی عالی مقام دَنٰی فَتَدَلّٰی دائی حرم فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ہیں۔ براق یہ کلام سنتے ہی کانپنے لگا اور جبریل سے کہا کہ میرے ساتھ درشتی نہ کر کہ میں حاجت مند ہوں۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پوچھا کہ کیا حاجت تیری ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قیامت کو ہزاروں براق آپ کی سواری کی تمنّا میں کھڑے ہوں گے۔ مبادا آپ میری طرف التفات نہ فرماویں اور اُن پر سوار ہو کر مجھے داغ رشک کھلاویں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ کیا کہ میں تجھی پر سوار ہوں گا۔ بعد اس کے پاؤں مبارک رکاب میں ڈالا۔ مثنوی

چلا جس دم براق برق رفتار　　مشرف ہو کے حضرت سے بیک بار
تو سرعت اس کی کیا کہیے کہ کیا تھی　　نظر تھی برق تھی یا اک ہوا تھی
بیک لحظہ بیک لمحہ بیک دم　　وہ پہنچا مسجدِ اقصیٰ میں خرّم

آپ نے وہاں دیکھا فرشتوں کی جماعت کو کہ واسطے استقبال آپ کے آسمان سے اُتری تھی۔ اور انبیاء صف بہ صف بہ انتظار امام الانبیاء کھڑے تھے۔ حضرت جبریلؑ نے آپ کو امام کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھوائی بعد فراغ ہونے کے نماز سے ہر ایک نبی نے تعریفیں حضرت حق سبحانہٗ کی بیان کیں۔ ہمارے حضرتؐ نے فرمایا کہ سب تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ جلّ جلالہٗ کے۔ بھیجا مجھ کو رحمت واسطے سارے جہان کے اور دعوت میری عام کی۔ اور مجھ پر قرآن مجید نازل کیا کہ سب چیزوں کا اُس میں بیان ہے اور میری امّت بہتر سب امتوں سے کی بہشت میں سب سے پہلے

جاوےگی۔ اور پیچھے سب سے بے وجود میں۔ اور شرح صدر سے مشرف کیا مجھ کو اور اُٹھایا بوجھ میرا۔ اور بلند کیا ذکر میرا۔ اور کیا مجھ کو سب سے پہلے۔ اور ختم کی ساتھ میرے نبوت۔ کہا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساتھ اُن اوصاف کے بزرگی دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر سب انبیاء کے۔ پھر آپ نے وہاں سے عروج فرمایا۔ پہلے آسمان پر پہنچے۔ جبریلؑ نے دروازہ کھلوایا۔ اسمٰعیل فرشتہ دربان اُس کا پوچھنے لگا کہ کون ہے۔ جبریلؑ نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ پوچھا آپ کو بلایا ہے۔ جبریل نے اقرار کیا۔ اُس نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت آدمؑ سے ملاقات کی۔ وہاں سے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے حضرت عیسٰیؑ اور حضرت یحییٰؑ سے۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے۔ پانچویں پر حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ اور ہارونؑ سے۔ چھٹے پر حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کرکے جب اوپر متوجہ ہوئے تو حضرت موسیٰؑ رونے لگے۔ حق سبحانہٗ نے پوچھا کہ سبب گریہ کا کیا ہے؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ میرے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ رسالت سرفراز کیا۔ اور اُن کی اُمّت بہت میری اُمّت سے جنّت میں جاوے گی۔ اور آپ اوپر چلے اور مجھے گمان تھا کہ میرے سے اوپر کوئی نہ جاوے گا۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو دیکھا کہ تکیہ کیے بیت المعمور سے بیٹھے ہیں۔ وہ مقابل کعبہ کے ہے یاقوت سرخ کا۔ ستّر ہزار فرشتے ہر روز اس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر کبھی نوبت اُن کی تاقیامت نہیں آنے کی۔ جبریلؑ نے عرض کیا حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہ یہ باپ آپ کے ہیں ان کو سلام کیجیے۔

Marfat.com

میں نے تحیہ سلام کا ادا کیا۔ اُنھوں نے جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ۔ اور حضرت آدمؑ نے بھی اسی طرح فرمایا۔ اور انبیاء نے مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ کہا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ (علیٰ نبینا وعلیہ السّلام) نے فرمایا کہ اپنی امت کو وصیت کرو کہ زمین بہشت کی قابل زراعت کے ہے درخت بہشت اس میں لگا دیں۔ حضرت (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پوچھا کس طرح لگا دیں کہا ساتھ کہنے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کے اور ساتھ پڑھنے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے۔ بعد اس کے بہت حجاب طے کرکے سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچایا۔ وہ درخت بیر کا ہے کہ سیر کرے سوار بیچ سایہ اُس کے کے ستّر برس اور ایک پتا اُس کا سایہ کرنے والا خلق کا ہے۔ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ پتّا اُس کا جیسے ہاتھی کا کان اور بیر اُس کا مانند مٹکے ہجر کی۔ احاطہ کیا ہے اُس کو نور اور فرشتوں نے مثل ملخ زرّیں کے۔ وہیں تک رسائی ہے ہر چیز کی کہ زمین سے جاتی ہے۔ اور وہاں حکم الٰہی سبحانہٗ پہنچتا ہے اوپر سے پس مشہور ہوتا ہے جہان میں۔ اور اُسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی۔ اوپر اُس کے کوئی نہیں جا سکتا۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے واسطے جبریل نے کرسی لاکر بچھائی آپ اُس پر جلوس فرما کے متوجہ فوق کے ہوئے جبریل نے کہا کہ اب اوپر جانے کی یہاں سے قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ شعر

اگر یک سرِ موے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کچھ حاجت اپنی بیان کرو۔ عرض کیا

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ دعا فرمائیے کہ پل صراط پر پڑا اپنے فرش کر دوں تا اُمت آپ کی بسہولت گزرے۔ حضرت نبی اعلی صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر اوپر تشریف فرما ہوئے اور مقام مُستوی میں پہنچے۔ وہاں ملائک جو اوامر نواہی لکھتے تھے اُن کے قلموں کی آواز آتی تھی۔ وہاں سے ترقی کر کے عالم نور کو پہنچے براق رہ گیا۔ رفرف سواری میں تھا۔ معارج النبوت میں لکھا ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرش پر پہنچا بہت حجاب راہ میں آئے۔ رفرف نے مجھ کو سب حجابوں سے گزرانا کہ درمیان میرے اور عرش کے ایک پردہ باقی رہا۔ رفرف کو دیکھا کہ غائب ہو گیا۔ ایک صورت اسپ کی نمودار ہوئی اُس نے مجھے سوار کر اس پردے سے گزارا۔ پھر وہ بھی غائب ہوئی میں سراسیمہ کھڑا رہ گیا۔ اُس وقت حضرت ابوبکرؓ کی سی آواز آئی کہ قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ۔ کھڑے رہو اے محمد یعنی تسکین دل حاصل کرو کہ پروردگار تمھارا رحمت خاص نازل کرتا ہے۔ اس آواز سننے سے آرام تمام حاصل ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اس کے خطاب آیا نزدیک ہو مجھ سے تا مرتبہ دَنٰی کو پہنچے پھر مرتبہ تَدَلّٰی کو۔ پھر ترقی کر کے خلوت خانہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کو پہنچے اور محرم اسرار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ہوئے۔ ابیات

محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا
کہ جس کے قد پہ ہی کیا چست زیبا خلعت اسریٰ کا

مقام عالی اس کا آوے کیونکر فہم میں جس کے
بیاں ہو مرتبوں میں قاب قوسین ایک ادنیٰ کا

نہ دست وہم پہنچے پایۂ ادراک کو اس کے
ظہور دو جہاں سایہ ہی جس شہ کے سراپا کا

شعر

زمین زادہ بر آسماں تاختہ
زمین و زماں را پس انداختہ

Marfat.com

شعر۔ خاکی دبر اوج عرش منزل　　اُمّی وکتاب خانہ در دل

دنیٰ نزدیک ہونا حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہے ربّ العزّت سے بےکیف اور معنی فتدلّیٰ کے دُور ہونا حجاب کا ہے کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس حجاب سے گزر گئے۔ نزدیکی ربّ العزت کی حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مقدار دو کمان کے ہوئی یا اُس سے بھی نزدیک تر ہوئی۔ مثنوی

دیکھا وہ جو عقل میں نہ آوے　　نہ وہم نہ درک میں سماوے

اللہ سے سنا کلام قدسی　　پہنچایا یہاں پیام قدسی

بے پردہ وبے حجاب دیکھا　　اللہ کو بے نقاب دیکھا

نظارہ کیا اسی نظر سے　　دیکھا دیدار چشم سر سے

جو راز ونیاز وہاں ہوئے تھے　　جو ناز ونیاز وہاں ہوئے تھے

ہے اُس کا بیاں بیاں سے باہر　　ہے اس کا نشاں نشاں سے باہر

حق تعالےٰ نے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کلام جو منظور تھے فرما کر دست مبارک آپ کے سینۂ بےکینہ پر رکھ کر علوم اوائل واواخر کھول دیے۔ بعضے علوم اسرار تھے اُن کے اخفا کا حکم ہوا۔ پھر ارشاد ہوا کہ جبریلؑ نے جو تم سے درخواست کی تھی ہم نے قبول کی۔ اور پچاس وقت کی نماز کا حکم ہوا تھا۔ بعد مراجعت کے حضرت موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا کہ میری امّت پر دو وقت کی نماز دو رکعت صبح دو شام فرض ہوئی تھی تسپر وہ قصور کرتے تھے۔ حضرت رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مکرّر سہ کرر عرض کر کے پانچ وقت کی نماز کا حکم لیا اور ارشاد فرمایا کہ جو مانگتے ہو مانگو۔ عرض کیا کہ ابراہیم کو تم نے خلیل کیا اور ملک عظیم دیا۔ اور موسیٰؑ کو

ہم کلام کیا۔ اور داؤدؑ کے واسطے مسخر کر دیا لوہا اور پہاڑ۔ اور سلیمانؑ کے تابع کیے جن وانس اور شیاطین اور دیا ملک کہ لائق نہیں کسی کو بعد ان کے۔ اور عیسٰیؑ کو تعلیم کر دیا توریت اور انجیل اور اچھا کرنا اندھے اور مبروص کا اور پناہ دی اُن کو اور ماں اُن کی کو شیطان سے۔ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے تمھیں حبیب کیا اور لکھ دیا توریت میں محمد حبیب الرحمٰن (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بھیجا تم کو سب کی طرف۔ اور اُمت تمھاری سب امتوں سے بہتر کی اور تمھارا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا۔ اور مبدا کیا تم کو اور بعثت سب سے بعد کی۔ اور دیا تم کو سبع مثانی کہ کسی اور نبی کو نہیں دیا۔ اور ایسے ہی خواتیم سورۂ بقر کی خزانۂ عرش سے۔ اور بخش دیا غیر مشرک امت تمھاری سے۔ اور جو قصد کرے گا نیکی کا اور وجود میں نہ لایا ایک نیکی لکھ دیتا ہوں۔ بعد کرنے کے دس نیکیاں۔ اور جو برائی کا قصد کرے اور نہ کرے۔ کچھ نہیں لکھتا ہوں۔ اگر کرے تو ایک برائی بعد اس کے حکم ہوا کہ بہشت کی سیر کرو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امتثال امر کیا۔ پوچھا کہ اپنی اُمت کے مقام دیکھ کر راضی ہوئے۔ عرض کیا کہ بندہ کو طاقت ناخوشی کی اپنے مولا سے نہیں ہے۔ حق سبحانہ نے فرمایا یہ نعمتیں تمھارے دوستوں کے واسطے ہیں آپ کے دشمنوں پر حرام ہیں۔ بعد اس کے طبقات دوزخ کے ملاحظہ فرمائے۔ پہلا طبقہ بہ نسبت اور طبقوں کے خفیف تھا۔ اُس میں ایسا جوش و خروش تھا کہ پناہ بخدا۔ اگر اُس کی آواز دنیا میں آوے کوئی جیتا نہ بچے۔ مالک سے آپ نے پوچھا کہ یہ کس کی امت کا ہے۔ مالک خاموش ہوا۔ آپ نے فرمایا صاف بیان کر تا تدارک اس کا کروں۔ مالک نے عرض کیا کہ آپ کی امت کا ہے۔ آپ اُمت کو نصیحت فرماویں کہ گناہ نہ کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب الٰہی میں عرض کیا کہ الٰہی جبکہ اُس کے دیکھنے سے مجھے

Marfat.com

ملال ہوا۔ ضعیفوں کو کب طاقت اُس کے عذاب کی ہوگی۔ ارشاد ہوا اے حبیب میرے بنظر حزن اور ملال تمھارے کے دعا تمھاری قبول کی۔ قیامت کو شفاعت تمھاری سے اتنے گناہگار بخشوں گا کہ کہوگے بس۔ حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کے عرض کیا کہ اگر ایک بھی میری اُمّت سے دوزخ میں رہے گا بہشت میں نہ جاؤں گا۔ شعر

کیا جو ساتھ امت کا عنایت اس کو کہتے ہیں
پیمبر ہوں تو ایسے ہوں شفاعت ہو تو ایسی ہو

جب آپ مرخّص ہوئے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہاں کے انعامات ہمارے اپنی اُمّت سے بیان کرنا تا عبادت میں چست رہیں۔ عرض کیا کہ میرے قول کی تصدیق کون کرے گا۔ حکم ہوا کہ ابوبکر۔ آپ نے صبح کو سارے مشاہدات شب کے بیان فرمائے۔ اوّل جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اس واسطے صدیق خطاب آیا۔ پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سزاوار عنایت سرمدی ہوئے۔ کفّار نے انکار کیا۔ بدبخت ابدی ہوئے۔

علماء نے لکھا ہے کہ معراج روحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بار ہوئی۔ اور آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دو بار دیکھا۔ ایک بار شب معراج میں۔ دوسری بار خطبہ میں کہ روز کسوف کے مشاہدہ ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کی میں نے آسمان سے طرف بستر کی اور عائشہ نے کروٹ نہیں بدلی تھی۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

Marfat.com

پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرجۂ اعتدال تھی۔ قطعہ

ہر لطافت کہ نہاں بود پسِ پردۂ غیب ہمہ در صورتِ خوب تو عیاں ساختہ اند

ہرچہ بر صفحۂ اندیشہ کشد کلک خیال شکلِ مطبوعِ تو زیبا تر ازاں ساختہ اند

قد مبارک میانہ تھا۔ رباعی:۔

گولبقد تھے میانہ آپ والے سب سے معلوم ہوتے تھے بالا

دیکھتا جو بلند قد کہتا واہ سبحانَ ربّیَ الْاَعلےٰ

سر مبارک بزرگ وکلاں۔ بال سیاہ نہ سید ھے نہ پیچدار گیسوے عنبر بوے

تا نرمۂ گوش یا بسر دوش۔ شعر

نکہتِ کاکل وہ دے لاکھ جتن سے جتا یعنی تری ہے مثل مشکِ ختن سے خطا

بیت

دارد بعشق ہندوے زلفِ سیاہِ او کاکل بسر چو خامۂ مو استخوانِ ما

معراج میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری سے عرض کیا کہ جبرئیل کو چھ سو پر عنایت ہوئے مجھے اس کے عوض میں کیا مرحمت کیا۔ فرمایا کہ ایک تار بال تمھارا بہتر ہے نزدیک میرے اُس کے سب پروں سے۔ خالدؓ نے چند موے مبارک واسطے برکت کے کلاہ میں سی لیے تھے۔ لہٰذا ہر جنگ میں فتحیاب ہوتے تھے۔ چہرۂ مبارک نورانی ایسا تھا کہ بدر مقابلہ میں جس کے بے رونق تھا۔ ابیات

صفا و خوبیِ عارض کو تیرے دیکھ کر مردم

بحیرت کہتے ہیں ہر دم یہ رُخ کیا ہے اچنبا ہے

Marfat.com

نہ کانوں سے سنا ایسا نہ آنکھوں سے کبھی دیکھا
پری ہے حور ہے غلماں ہے انساں ہے فرشتہ ہے
یہ کیا ہے کیا کہیں اس کو شباہت کس سے دیں اس کو
غرض حیرت زدہ ہے عقل کا یاں ہوش اڑتا ہے
چمک یہ کب کسی میں ہے کہ جس کا نور جس میں ہے
نہ مہ نہ مشتری ہے نہ عطارد ہے نہ زہرا ہے
گماں میں وہم میں ادراک میں آتا ہے جو جو کچھ
مثال اس سے تو دینا کیا کہیں کیا سخت بیجا ہے
مناسب ہے کہ چپ رہیے اگر کہیے تو یہ کہیے
بشر کی شکل میں نورِ الٰہی جلوہ آرا ہے

بیت

کرد آخر حسن یا لا دست و رسوا مرا — موکشاں چوں خامہ تصویر بر دار جا مرا

ایک روز سوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گم ہوئی۔ آپ تشریف لائے۔ مکان سارا روشن ہو گیا۔ سوئی مل گئی۔ اشعار

كُلُّ بَيْتٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ — غَيْرُ مُحْتَاجٍ إِلَى السُّرُجِ
وَوَجْهُكَ الْمَأْمُونُ حُجَّتُنَا — يَوْمَ يَأْتِي النَّاسُ بِالْحُجَجِ

عرق جو جبینِ مبارک سے نکلتا تھا۔ جس رومال سے لگتا تھا وہ آگ میں نہیں جلتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر چند مہمان آئے وہ اُن کے واسطے طعام ایک میلے رومال میں لائے۔ مہمانوں نے تنفر کیا۔ حضرت انس

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے اُس رومال کو فی الفور تنور میں ڈال دیا۔ بعد دیر کے سفید نکالا۔ لوگ حیران ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس رومال سے روئے مبارک حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پونچھا ہے۔ اس سبب سے آتش اثر نہیں کرتی ہے۔ بیت

آگ میں جس کے سبب سے نہیں جلتا ہے رومال
اُس کی اُمّت پڑے آتش میں یہ کیونکر ہو محال

پیشانیِ نور افشاں کشادہ تھی۔ ابرو کمان دار تھے۔ چشمانِ نرگسیں کمانِ سیاہ وسفید وسرخ تھیں۔ شعر

بوصفِ سرمۂ دنبالہ دارش چوں بحرف آید
چو سوسن در دہن ہرگز نمی گنجد زبانِ ما

بیت

نگاہِ مستِ تو آں را کہ مستفید کند
ہزار پیرِ خرابات را مرید کند

قوتِ باصرہ اس مرتبہ میں تھی کہ روشنی اور تاریکی اور مقابل اور پسِ پشت اور حاضر وغائب برابر تھا۔ رخسارے استخوان سے بلند نہ تھے۔ بیت

رو بروئے حسیں کے کہ شرمندہ تھا
مہر تھا یا وہ رخ رخشندہ تھا

بینی مبرّا از خود بینی دراز اور بلند تھی۔ بیت

کان تھے وہ کانِ خوبی لاکھ محبوبی بھرے
سُن کے شورِ حسن جن کا غش ہوں پریوں کے پرے

اور بیداری وخواب اور بعید اور قریب سے برابر سنتے تھے۔ شعر

Marfat.com

دہن تھا کشادہ نہایت ملیح نمک ایسا لاوے کہاں سے صبیح

بیت

کارسازانِ ازل نیستی و ہستی را باہم آمیختہ اورا دہنے ساختہ اند

لعاب دہن ایسا شیریں تھا کہ انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں چاہ شور تھا۔ اُس میں ایک قطرہ ڈالا شیریں ہوگیا۔ کلثوم ابن حصین کے حلق میں جنگ اُحد میں تیر لگا۔ آپ نے آب دہن لگا دیا اچھا ہوگیا۔ محمد بن حاطب کا ہاتھ دیگ گرم میں جل گیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگا دیا۔ صحیح وسالم ہوگیا۔ دندانِ مبارک مانند مروارید کے درخشاں تھے۔ وقت کلام کے اُن سے نور جھڑتا تھا شعر

دہن تھا دُرجِ یاقوت اور دانت اس میں تھے وہ موتی

صفائی حسن کی جن کی نہیں خوبی بیاں ہوتی

شعر

فَوَرَدْتُ تَقْبِیْلَ السُّیُوْفِ لِاَنَّھَا لَمَعَتْ کَبَارِقِ ثَغْرِکَ الْمُتَبَسِّمِ

لب مبارک باریک ونازک تھے۔ بیت

کند روے تو روشن چشمِ یعقوبِ زلیخا را لب لعلِ تو احیا مے کند دینِ مسیحا را

بیت

ثنا خوانِ لب و دندانِ محبوبیم از عمرے کسے از لعل و گوہر پُر نمی سازد دہانِ ما

شعر

صورت پکڑ کے معجزہ احیای موتی کا ہوا پردے میں لب کے برملا لب ہے کہ گویا جان ہے

لحیہ شریف انبوہ بھر لیتی تھی سینہ بے کینہ کو۔ بیت

وہ گردن آبدار ایسی صراحی دار موتی تھی دُرِ شہوار کی جو آبرو دریا میں کھوتی تھی

درمیان دونوں شانوں کے دُوری اور خاتمِ نبوت مثل بیضۂ کبک یا تکمہ عروس تھی۔ اُس میں ایک جانب اَلْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ اور دوسری طرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور درمیان میں تَوَجَّہْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ۔ لکھا تھا ــــ سینہ مقدسہ صاف اور فراخ اور عریض تھا۔ شکم عالی ساتھ سینہ کے برابر تھا۔ شعر

سینہ واکردہ بگلشن چو خراماں گزرد
بلبل از جاں گزرد گل ز گریباں گزرد

اور سینہ سے تا ناف ایک خط باریک مُو کا نقاشِ ازل کی دستکاری سے کھنچا تھا۔ دست ہمایوں دراز تا بزانو تھے۔ بیت

عیسٰی سے معجزہ نہیں کم دستِ یار میں
لے ہاتھ میں تو جان پڑے پشتِ خار میں

بیت

دل میں یہ بات آئی ہے اللہ یہ کیا ہاتھ ہے
وہ ہاتھ کب ہاتھ آئے ہے افسوس ہیہات ہے

اور وہ ہاتھ کیسے تھے کہ ہزارہا معجزے جن کے ہاتھ میں۔ چنانچہ نکلنا پانی کا انگشتانِ فیض بنیان سے اور تسبیح کہنا سنگ ریزوں کا کفِ اشرف میں اور شق ہونا قمر کا اشارہ انگشت سے۔ اور خاک ڈال اندھا کرنا کفار کا ساتھ قبضۂ مبارک کے اور دوہنا گوسفند بے شیر اُمِّ مَعْبَدْ کا۔ رباعی

شقِ قمر جس کی ہو انگشت میں
سنگ کو گویا کرے جو مُشت میں
لغت ہو اُس شاہ کی پھر کیا بیاں
رافت اب اس چاہیے زباں بے زباں

بیت۔ جلتے ہیں پر طائرِ تقریر کے
بال گلے جاتے ہیں تحریر کے

ایک روز دستِ مبارک قتادہ بن مِلْحَان کے منہ سے ملا تھا۔ چہرہ اُس کا ایسا نورانی ہو گیا تھا کہ عکس ہر چیز کا اُس میں نظر آتا تھا۔ لطافتِ بدن

Marfat.com

اور خوشبو عرقِ تن ایسی تھی کہ جو کوئی مس کرتا معطر ہو جاتا۔ شعر

فشار داد نزاکت زبسکہ رنگ ترا
تن تو ساخت گلابی قبائے تنگ ترا

بیت

تب بھید کھلے گا تری نازک بدنی کا
جب پھول سحر کو ترے بستر سے اُٹھیں گے

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہرگز میں نے کوئی مشک و عنبر نہیں دیکھا خوشبوتر عرقِ بدنِ مبارک محبوب ربّ العالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم سے۔ اور جس کوچہ میں گزر فرماتے تھے لوگ خوشبو سے پہچان جاتے۔ اشعار

أَمِنِ ازْدِيَارِكَ فِي الدُّجَى الرُّقَبَاءُ
إِذْ حَيْثُ كُنْتَ مِنَ الظَّلَامِ ضِيَاءُ

قَلِقُ الْمَلِيحَةِ وَهِيَ مِسْكٌ هَتْكُهَا
وَمَسِيرُهَا بِاللَّيْلِ وَهِيَ ذُكَاءُ

لَمْ يَلْقَ هٰذَا الْوَجْهَ شَمْسُ نَهَارِنَا
إِلَّا بِوَجْهٍ لَيْسَ فِيهِ حَيَاءُ

شعر

گو منھ کو چھپائے ہوئے جاتے ہو یہاں سے
پہچان لیا ہم نے یہ رفتار وہی ہے

اور اگر یتیم کے سر پہ ہاتھ پھراتے وہ یتیم دُرِّ یتیم ہو جاتا بہ سبب خوشبو کے اور عورتیں عرق بدنِ مبارک کا شیشہ میں رکھتی تھیں اور دلہنوں کو ملتی تھیں۔ خوشبو اُن سے ایسی آتی تھی کہ نسلاً بعد نسلٍ نہیں جاتی تھی۔ بیت

کہاں ہے عطر میں خوشبو ترے بدن کی سی
یہ بُو تو صاف ہے گلزارِ قدس حق کی سی

بازو مبارک گول گول لطیف و استوار و میانہ قدم بلند زمین سے تھا۔ اور پشت پا رفیع۔ بیت

کاش بختِ و طالع رنگِ حنا بودے مرا
تا بکامِ پے تو جا بودے مرا

شعر

خارِ مژگاں کا خطر ہے ورنہ اے نازک بدن
میں کفِ پا کو ترے پلکوں سے سہلایا کرد(ن)

گوشت بدن شریف کا سخت۔ کفِ اطہر نرم تر ریشم سے۔ ساقِ مبارک باریک انگشتانِ دست وپا درست اور قوی۔ عقبِ شریف کم گوشت نہ دراز نہ عریض۔ شجاعت کا کیا بیان کیجیے کہ کسی جنگ میں منہ نہیں پھیرا۔ اور کسی شخص کا رعب آپ پر نہیں آیا۔ مثنوی

کریں عزم تھے جب بمیدانِ جنگ
تو پھر کانپتے تھے دلیرانِ جنگ

لڑائی میں ہوتے تھے جو تند و تیز
تو دشمن کو سوجھے نہ تھا جز گریز

اگر دیکھتا رستمِ داستاں
تو ہتھیار رکھ بولتا الاماں

شفقت اور رحمت بیچ حق امت کے یہاں تک تھی کہ حق تعالےٰ نے فرمایا فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ۔ یعنی رحمتِ الٰہی سے ہے کہ نرم کر دیئے اخلاق تم نے واسطے اُن کے۔ اور فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ یعنی جان اپنی ہلاک کرتے ہو اوپر ایمان نہ لانے اُن کے پر اور عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ۔ یعنی دشوار ہے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنج تمھارا۔ سخاوت کو اس درجہ اعلیٰ کو پہنچایا کہ آخر کمالِ جود سے مخاطب ساتھ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ کے ہوئے۔ یعنی نہ کھولو ہاتھوں کو بالکل۔ غرض دنیا نزدیک آپ کے کمال بے قدر تھی جو آیا فی الفور صرف کیا۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اخلاقِ حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتر ہیں بیان سے حلم اور عفو

Marfat.com

اور سخاوت اور شجاعت اور حیا اور حسن معاشرت ساتھ اقربا اور اجانب کے
شفقت اور رحمت ساتھ تمام مخلوقات کے اور وفا کرنا ساتھ عہد وپیمان کے
طریقہ آپ کا تھا۔ صلہ رحم اور تواضع اور عدل اور امانت اور عفت اور
دیانت اور صدق اور وقار اور مروت اور زہد اور قناعت کے ساتھ موصوف
تھے۔ مجموعۂ اوصاف پیغمبروں کے۔ چنانچہ توبہ اور استغفار آدمؑ کا۔ شکر
نوحؑ کا۔ حلم ابراہیمؑ کا۔ صدق اسمٰعیلؑ کا۔ حسن یوسفؑ کا۔ صبر ایوبؑ کا۔ اخلاص
موسیٰؑ کا۔ اعتذار داودؑ کا۔ تواضع سلیمانؑ کی زہد عیسیٰؑ کا۔ (علی نبینا
وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) تھے۔ اور فضائل مخصوصہ وہ خصائل ہیں کہ قرآن
شریف میں مذکور ہیں کہ جن کے عمل سے مشرف بخطاب وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ
عَظِيْمٍ کے ہوئے۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے بیچ
تفسیر خلق عظیم کے کہ مل اُس شخص سے جو قطع کرے اور معاف کر اُس سے
جو ظلم کرے اور نیکی کر طرف اُس شخص کے جو برائی کرے طرف تیرے۔ اور
عادت شریف تھی کہ جواب میں ہر شخص کے لبیک فرماتے تھے۔ اور کام نہ کرنے
پر ملامت نہ کرتے تھے۔ اور چیز تلف ہونے سے تاسف نہ کھاتے تھے۔
مجالس میں موافقت اصحاب کی فرماتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینا۔ لباس کا
پیوند کرنا۔ کفش سی لینا۔ پانی پلانا۔ دودھ دوہنا۔ خادم کی مدد کرنا۔
اپنے ساتھ کھلانا۔ اشیا بازار سے خریدنا عادت بابرکت تھی۔ اور فضلات
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک تھے۔ بعضے صحابہؓ نے بول اور خون
آپ کا پیا ہے۔ اور بول اور غائط آپ کا زمین نگل لیتی تھی اور اُس

Marfat.com

مکان سے خوشبو آتی تھی۔ اور احتلام حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں ہوا۔ اور ہر شخص پر اول سلام کرتے تھے۔ اور یتیم کے سر پہ ہاتھ پھراتے تھے۔ اور اُس کو کچھ دیتے تھے۔ اور کبھی سوال کسی فقیر کا ردّ نہ کرتے تھے۔ اور بذل وجود اور فقر محمود طریقۂ شریف آپ کا تھا۔ اور صفتِ حیا میں دُلھنوں سے زیادہ تھے۔ کبھی کسی کے چہرے کو بنظرِ غور نہ دیکھا۔ بسا اوقات بسبب گرسنگی کے شکم پر سنگ باندھا۔ اور پے درپے نانِ جو پر قناعت فرمائی۔ بجائے طعامِ شب کے گاہے آب وخرمے پر کفایت کی۔ ایک روز جبریلِ امین نے حضرتِ حق کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ اگر مرضی ہو کوہ کو طلا کر ہمراہ کردوں۔ فرمایا اے جبریلؑ دنیا گھر اُس کا ہے جس کا گھر نہ ہو۔ اور مال اُس کا ہے جس کا مال نہ ہو۔ تحقیق جمع کرتا ہے اس کو وہ شخص کہ عقل سے بے بہرہ ہے۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

معجزات حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم بیشمار ہیں۔ بڑا معجزہ قرآن شریف ہے کہ سراسر اعجاز ہے۔ اور مشتمل اوپر اخبارِ غیب اور قصصِ انبیائے ماتقدم پر ہے۔ چند معجزے بیان کرتا ہوں بگوشِ ہوش سنو۔

(۱) ابنِ عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ہم سفر میں ہمراہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تھے۔ ایک اعرابی ملا۔ آپ نے اُس سے پوچھا کہاں جاتا ہے۔ اُس نے کہا کہ گھر کو جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ رغبت تجھے امرِ خیر کی ہے۔ اُس نے پوچھا امرِ خیر کیا ہے۔ فرمایا۔ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اُس نے عرض کیا اس دعوے پر کون گواہ ہے۔ فرمایا یہ درخت کہ سامنے تیرے ہے۔ بُلا اُسے وہ گواہی دے گا۔ اُس نے بلایا وہ درخت

Marfat.com

زمین چیرتا چلا آیا اور کہا یہ رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلم) سچ کہتے ہیں۔ پھر چلا گیا اپنے مکان میں۔ اور بُریدہ کی روایت میں یہ ہے کہ درخت آگے رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کھڑا ہوا۔ اور کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اعرابی نے کہا حکم فرمائیے کہ پھر اپنے مکان میں چلا جاوے۔ آپ نے امر فرمایا۔ وہ چلا گیا۔ اعرابی نے کہا امر ہو مجھے کہ سجدہ کروں آپ کو۔ فرمایا آپ نے۔ اگر میں امر کرتا کسی کو سجدے کا تو امر کرتا بی بی کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو۔ عرض کیا حکم ہو کہ چوموں ہاتھ پاؤں آپ کے۔ آپ نے اجازت دی۔ بیت

خارِ مژگاں کا خطر ہے ورنہ اے نازک بدن
میں کفِ پا کو ترے آنکھوں سے سہلایا کروں

(۲) جابر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لے گئے صحرا کو واسطے استنجے کے۔ کوئی پردے کا مکان نہ پایا۔ دو درخت سامنے تھے دونوں کی شاخیں پکڑ کر کھینچیں۔ دونوں کھنچ آئے اور پردہ کر دیا اُنھوں نے۔ جب آپ فارغ ہوئے اُنھیں اشارہ کیا چلے گئے اپنی اپنی جگہ میں۔

(۳) یعلیٰ ابن مُرّہ کہتے ہیں کہ ایک درخت آیا اور طواف کیا حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پھر چلا گیا۔ پس فرمایا آپ نے اس نے اذن مانگا کہ سلام کرے مجھ پر......

(۴) ابنِ مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب جن مشرف ہوئے اُنھوں نے گواہ توحید اور رسالت پر طلب کیا۔ آپ نے اُس ہی درخت سے گواہی دلوادی۔

(۵) جابر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ تھی مسجدِ نبوی مسقّف بشاخِ خرما جب حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم خطبہ پڑھتے تھے ستون پر تکیہ لگا لیا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا اُس ستون سے مفارقت واقع ہوئی۔ سنی ہم نے آواز رونے اس ستون کی

Marfat.com

مانند آواز ناقہ کے۔ اور گونج گئی مسجد آواز اُس کی سے۔ اور لوگ روئے اس کے رونے سے۔ اور پھٹ گیا۔ یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہاتھ رکھا اُس پر۔ پس خاموش ہوا۔ پھر فرمایا آپ نے کہ اگر میں گود میں نہ لیتا اس کو تو رویا کرتا تا قیامت بہ سبب مفارقت میری کے۔ پس امر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفن کردو اس کو پس دفن کیا گیا نیچے منبر کے اور حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ شعر

جان بلب نمی آید این چہ سخت جانی ہاست
دورم از وصالِ تو زندگی چہ کار آید

تھے حسن (رضی اللہ عنہ) جب یہ حدیث بیان کرتے رویا کرتے تھے اور کہتے تھے اے بندگانِ خدا استون رویا اشتیاقِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ تم احق ہو کہ مشتاق ہو طرف ملاقات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے۔ شعر

دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من
اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دلِ من

بیت

چوں گنگ خواب دیدہ ز تقریر عاجزم
مشتاقم آں چناں کہ ز تحریر عاجزم

بیت

بجاے جان کہ تو باشی بجان کہ پردازد
تو در دلی بغم این و آن کہ پردازد

(۶) انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔ ہاتھ میں لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگریزے وہ تسبیح کہتے تھے۔ پھر لیا اُن کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پس تسبیح سنتے تھے ہم۔ پھر لیا ہم نے پس تسبیح سے خاموش ہوئے۔ بیت

گفت پیغمبر بگو این چیست زود
سنگہا اندر کفِ بوجہل بود

Marfat.com

لا الٰہ گفت و اِلّا اللہ گفت   گوہرا احمد رسول اللہ سُفت

(۷) جابر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ نہیں گزرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور پتھر پاس مگر سجدہ کرتا تھا حضرت کو۔ (۸) اور جب آیۃ تطہیر نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بیت کو عبا میں لپیٹ کر دعا فرمائی دیوار دل نے آمین کہا۔

(۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے بیچ اصحاب کے۔ ایک اعرابی آیا اور گوہ لایا۔ اور پوچھا کہ یہ کون ہیں صحابہؓ نے کہا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ اس نے کہا میں ایمان لاؤں گا اگر یہ گوہ ایمان لائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گوہ۔ عرض کیا گوہ نے بزبانِ فصیح لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ آپ نے فرمایا کس کی عبادت کرتی ہے۔ کہا اس ذات کی کہ بیچ آسمان کے عرش اس کا۔ اور بیچ زمین کے بادشاہت اس کی۔ اور جنت میں رحمت اس کی اور دوزخ میں عذاب اس کا ہے۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں۔ کہا آپ رسول رب العالمین و خاتم النبیین ہیں۔ تحقیق فلاح پائی جس نے تمھاری تصدیق کی۔ اور رسوا ہوا جس نے تکذیب کی۔ اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوا۔

(۱۰) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تھے ساتھ شیخین کے۔ اس باغ میں ایک بکری تھی اس نے سجدہ کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ عرض کیا خلیفہ اول نے کہ ہم احق بسجدہ ہیں۔

(۱۱) اسی طرح ایک شتر آیا اس نے سجدہ کیا حضور پرنور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو۔

اور کچھ عرض کیا صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے پوچھا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا عرض کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ شکایت کرتا ہے اپنے مالکوں کی کہ مجھ سے اعمال شاقہ لیتے ہیں اور اب ارادہ کرتے ہیں میرے ذبح کا۔ صحابہؓ نے مالکوں سے پوچھا۔ انھوں نے اقرار کیا موافق ارشاد حضرت کے۔

(۱۲) اور عضباء ناقۂ خاص سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی تھی۔ کلام کیا کرتی تھی حضرت سے اور چرنے جاتی تھی جنگل میں۔ اُس سے درندے ایک سُو رہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ناقہ رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے۔ اور بعد وصال آپ کے عضباء نے نہ کھایا نہ پیا دردِ مفارقت سے۔ یہاں تک کہ مر گئی۔

(۱۳) روز فتح مکہ کے کبوتروں نے آپ پر سایہ کیا۔

(۱۴) اور جب آپ نے غار میں رونق افروزی کی درِ غار پر درخت ہیما پردہ ہوگیا۔ دو کبوتر آشیانہ گیر ہوئے تا متفحصین کو معلوم نہ ہو کہ کوئی اس میں ہے۔

(۱۵) امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحرا میں تشریف رکھتے تھے۔ ہرنی نے پکارا۔ آپ نے پوچھا کیا حاجت تیری ہے کہا اس شکاری نے مجھے صید کیا۔ میرے دو بچے ہیں جا کے دودھ پلا آؤں۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اُس شکاری کو کہ چھوڑ دے اس کو کہ پھر آجاوے گی۔ اُس نے چھوڑ دی۔ وہ گئی اور دودھ پلا کر پھر آئی۔ وہ صیّاد اس معجزے سے حیران ہوا۔ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ارشاد کرو قبول کروں۔ فرمایا اس کو چھوڑ دے۔ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ کہتی جاتی تھی۔

Marfat.com

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

(۱۶) اور سفینہ غلام ہمارے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا صحرا میں راہ بھول گیا۔ ایک شیر ملا۔ اُس نے کہا میں غلام رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہوں۔ شیر نے اپنی پشت پر سوار کر کے شارع عام میں پہنچا دیا۔

(۱۷) ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا کان دو انگشت سے پکڑا۔ دست معجزہ سے اُس کے کان میں نشان ہوگیا۔ اور نسلاً بعد نسلٍ باقی رہا آج تک۔ اس روایت سے نشان ہونا بے نشان چیز میں ثابت ہوا۔

(۱۸) اور نشان کہنی مبارک کا سنگ میں صحاح میں مصرح ہے۔ اور جلال الدین سیوطی نے ذکر کیا ہے بیچ خصائص کبریٰ کے۔ اور رزین نے بیچ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب چلتے تھے اوپر سنگ کے نشان ہو جاتا تھا اُس میں۔ اور ابن حجر نے بیچ شرح قصیدہ ہمزیہ کے نیچے اس شعر ناظم کے۔ شعر

اَوْ بِلَثْمِ التُّرَابِ مِنْ قَدَمٍ ﴿﴾ لَانَتْ حَيَاءً مِنْ مَسِّهَا الصَّفْوَاءُ

ذکر کیا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے اوپر پتھر کے نرم ہو جاتا تھا نیچے قدم شریف کے۔ اور جب چلتے تھے ریتے میں نہیں اثر کرتا تھا خلاف عادت جاریہ کے۔ پس نشان قدم شریف کا سنگ میں ثابت ہوا۔ کمال تعجب ہے فرقہ محدثہ سے کہ باوجود دعویٰ علم کے قدم شریف کا انکار کرتا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا۔ شعر

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود ﴿﴾ سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

شعر

کفِ پا بہر زمینے چو رسد تو نازنیں را ﴿﴾ بلبِ خیال بوسم ہمہ عمر آں زمیں را

Marfat.com

اور عجب تر یہ ہے کہ یہ فرقہ ذکر شریف ولادت اور معراج و معجزات و وفات سید المرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مانع ہے بعض مکروہ تحریمی کا فتویٰ دیتا ہے۔ اور بعض اطلاق بدعت سیئہ کا کرتا ہے۔ حالانکہ ذکر خیر مولد شریف و اخلاق لطیف اور معجزات و وفات منیف و حلیۂ مبارک جناب مستطاب حضرت محبوب رب العلمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم بعینہٖ ذکر خالق السمٰوٰت والارضین جل جلالہٗ وعم نوالہٗ ہے۔ اور ذکر حضرت حق سبحانہٗ کا واجب ہے ساتھ دلیل قول اللہ تعالیٰ کے یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا وَّ سَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا۔ اس واسطے کہ امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر کے۔ چنانچہ تصریح کیا ہے اس کو علم اصول میں۔ کما فی توضیح کے امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر علماء کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلۡیَحۡذَرِ الَّذِیۡنَ یُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِہٖۤ اَنۡ تُصِیۡبَھُمۡ فِتۡنَۃٌ اَوۡ یُصِیۡبَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ۔ چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہیں امر حق کا پہنچے بلا یا عذاب الیم سے۔ سمجھا جاتا ہے اس کلام سے خوف پہنچنے بلا یا عذاب الیم سے کا بسبب مخالفت امر کی۔ اس واسطے اگر نہ ہوتا یہ خوف تو عبث ہو جاوے تحذیر۔ پس ہوا مامور واجب اس واسطے کہ نہیں اوپر ترک غیر واجب کی خوف فتنہ یا عذاب کا۔ تمام ہوئی عبارت توضیح کی۔ اور دلیل اس امر کی کہ ذکر عالی حضرت سرور مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہٖ ذکر حق سبحانہٗ کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے جو قاضی عیاض نے شفا میں روایت کی ہے۔

Marfat.com

ابو سعید خدریؓ سے کہ تحقیق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریلؑ۔ پس کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ جانتے ہو کیونکر بلند کیا میں نے ذکر تمہارا۔ میں نے کہا کہ اللہ داناتر ہے۔ عرض کیا جبریلؑ نے کہ فرمایا ہے کہ جب ذکر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے۔ کہا ابنِ عطاؒ نے کہ گردانا میں نے تمام ایمان ساتھ ذکر اپنے کے ساتھ تمہارے۔ اور کیا میں نے تمہارا ذکر ذکر اپنا جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ تمام ہوئی عبارت شفا کی۔

اس سے صاف معلوم ہوا جو ذکرِ خدا اور رسول سے مُعرِض ہوا اور مکروہ و حرام کہے دشمن خدا اور رسول کا ہے۔ خدا محفوظ رکھے صحبت اس کی سے مسلمانوں کو اس سبب سے کہ محب ذکرِ محبوب سے خوش ہوتا ہے اور ذکرِ دشمن کا مکروہ جانتا ہے۔ شعر

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ ۔۔۔ ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعٗ

(۱۹) مشہور ہے جنگِ اُحد میں آنکھ قتادہؓ کی نکل پڑی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے رکھ دی اچھی ہو گئی۔

(۲۰) ایک اندھا آیا، اُس نے عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے کہ میری آنکھیں ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا وضو کر اور نماز ادا کر۔ بعدہٗ یہ دعا پڑھ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ بَصَرِیْ۔ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ قَالَ فَرَجَعَ فَقَدْ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْ بَصَرِہٖ۔ یہ حدیث صحاحِ ستہ میں موجود ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یا محمدؐ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنا درست ہے۔ منکر ہونا ندا سے انکار کرنا ہے ارشاد رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ شعر

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْک | اِنَّمَا الْفَوْزُ وَ الْفَلَاحُ لَدَیْک

بہ سلام آمدم جوابم دہ | مرہمے بر دلِ حزینم نہ
بس بود جاہ و احترام مرا | یک جواب از تو صد سلام مرا
گر نہ رفتم طریقِ طاعتِ تو | ہستم از عاصیانِ امتِ تو
رحم کن بر من و فقیریِ من | دست بکشا بدستگیریِ من
آمدم زیرِ بارِ عصیان پست | افتم از پا اگر نگیری دست
عفو فرما تمام گناہِ مرا | دمبدم دور کن سیاہِ مرا
جلوہ می نما برائے خدا | رحم فرما بہ مستمند گدا
جائے دہ در حریم خویش مرا | مرہمے بخش سینہ ریش مرا

اشعار

خواہم از شوق دست بوس تو مرد | دست بیرون کن از یمانی برد
مہر روئے تو ہوش برد ز من | بنما روئے خود ز بردِ یمن
چوں توئی دیدہ ور بباغِ بلاغ | ہمچو نرگس ز سرمۂ ما زاغ
سوئیم افگن ز رحمت نظرے | باز کن بر رخم ز لطف درے

بیت

ہر چند نیم لائقِ درگاہِ سلاطین امید بامید | شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را کہ گاہے بنگاہے

بیت

اگر چہ طاقتِ یک گردشِ نگاہم نیست | خدا کند ہمہ نازش بجانِ من باشد
ازاں طرف نپذیرد کمال تو نقصاں | وزیں طرف شرفِ روزگارِ من باشد

Marfat.com

(۲۱) ایک شخص کو استسقاء ہو گیا۔ اُس نے آدمی کو بھیجا حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم پاس۔ آپ نے ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر اُس پر تھوک دیا۔ پھر اُس کے قاصد کو عنایت فرمائی۔ اُس نے لے لی تعجب کر کے اور جانا کہ حضرت نے ہنسی کی۔ پھر جا کر اُس کو دی اُس نے پانی میں گھول کر پی لی وہ اچھا ہو گیا۔

(۲۲) فریک کے باپ کی آنکھیں بالکل اندھی ہو گئی تھیں۔ حضرت نے اپنا آبِ دہن مبارک لگا دیا۔ بینا ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس کو دیکھا اسّی برس کی عمر میں اور دھاگا سوئی میں پروتا تھا۔

(۲۳) حضرت مرتضیٰ علی (رضی اللہ عنہ) کی آنکھیں دُکھتی تھیں دن خیبر کے۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آبِ دہن لگا دیا شفا حاصل ہوئی۔

(۲۴) سلمہ بن الاکوع کی پنڈلی ٹوٹ گئی جنگِ خیبر میں۔ حضرت (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے آبِ دہن لگا دیا ثابت ہو گئی۔

(۲۵) زید بن معاذ کے پاؤں میں تلوار لگی ٹخنے تک پہنچی لعابِ دہن مبارک سے صحت ہوئی۔

(۲۶) حضرت علی مرتضیٰ (کرم اللہ وجہہ) سخت بیمار تھے۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دعا فرمائی اور لات ماری پھر وہ بیمار نہ ہوئے کبھی۔

(۲۷) دن بدر کے ابوجہل نے ہاتھ موض بن عفرا کا قطع کر دیا بالکل۔ وہ اپنا ہاتھ اُٹھا کر لے آیا حضرت کے پاس۔ آپ نے آبِ دہنِ مبارک سے جوڑ دیا۔ اچھا ہو گیا۔

(۲۸) خبیب کے بھی زخم دن بدر کے شانہ پر لگا۔ یہاں تک کہ جھک گیا ایک طرف کو۔ حضرت (صلّی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کر دیا۔ پھر تھوک دیا اُس پر۔ صحیح ہو گیا۔

(۲۹) ایک عورت لڑکے کو لائی، وہ گونگا تھا۔ حضرت (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پانی

طلب فرماکر کلی کی اور ہاتھ دھویا۔ پھر دے دیا اُس کو اور امر کیا کہ پلادے اس پانی کو اُس نے پلا دیا۔ پس گویا ہو گیا وہ لڑکا۔ اور بہت ذی ہوش ہوا۔

(۳۰) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں ایک عورت لائی اپنے بیٹے دیوانہ کو۔ آپ نے اُس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اُس کے پیٹ سے کیڑا سیاہ نکلا اور جنون جاتا رہا۔

(۳۱) ایک عورت نے حضرت سے کھانا مانگا۔ آپ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ نے آگے سے اُٹھا کر اُس کو عنایت کیا۔ اور وہ بے شرم تھی۔ اُس نے عرض کیا کہ اپنے منھ کا نوالا مجھے عنایت فرمائیے۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نوالا منھ سے اپنا عنایت کیا۔ اور عادت شریف تھی کہ کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے۔ پس کھا لیا اُس عورت نے۔ پس کوئی عورت اُس سے مدینہ میں غالب حیا میں نہ تھی۔

(۳۲) حضرت مرتضیٰ علی (کرم اللہ وجہہٗ) کے لیے دعا فرمائی کہ الٰہی جاڑے گرمی سے انھیں نگاہ رکھ۔ پس تھے حضرت علیؓ کہ پہن لیتے تھے بیچ جاڑے کے کپڑے گرمی کے۔ اور گرمی میں کپڑے سردی کے۔ اور اُن کو نہ گرمی لگتی تھی نہ سردی۔

(۳۳) اور دعا فرمائی واسطے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے کہ الٰہی بھوک ان کو نہ لگے۔ حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد بھوک مجھے کبھی نہ لگی۔

(۳۴) عبدالرحمٰن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی فرمائی۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں اگر میں پتھر اُٹھاتا ہوں تو امید یہ ہوتی ہے کہ اُس کے نیچے سونا پاؤں گا۔ اور اس قدر فتوح اللہ تعالےٰ نے اُن پر کی کہ بعد مرنے اُن کے اسّی اسّی ہزار ہر بی بی کو پہنچے۔ اور چار بیبیاں تھیں۔ اور بعض روایت میں ہے کہ لاکھ لاکھ پہنچے۔

Marfat.com

علیٰ ہذا القیاس معجزے بیشمار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں کہ کتب حدیث میں مرقوم ہیں۔ بمقتضائے مشتے نمونہ خروارے۔ چند مسطور ہوئے۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے اور مدینہ شریف میں تشریف لائے دوشنبہ کو چھبیسویں تاریخ مقاتلہ روم کے واسطے ارشاد کیا۔ ستائیسویں کو آپ کو تپ اور دردِ سر لاحق ہوا۔ سلخ صفر کو اپنے ہاتھ سے نیزہ بنا کر اُسامہ کو دیا اور فرمایا غزا کر بیچ راہِ خدا کے۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کو حکم کیا کہ اُسامہ کے ساتھ جاویں۔ دسویں تاریخ ربیع الاول کی تپ اور دردِ سر کا غلبہ ہوا۔ گیارھویں تاریخ اُسامہ رخصت ہونے کو حاضر ہوئے۔ آپ شدتِ مرض سے طاقت کلام کی نہیں رکھتے تھے۔ ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر دعا فرمائی۔ اُسامہ لشکر میں جا کر رات کو رہے۔ بارہویں تاریخ آستانہ عُلیا پر حاضر ہوئے۔ اُس دن آپ کو فی الجملہ مرض سے تخفیف ہوئی تھی۔ اُسامہ کو رخصت کر کے فرمایا۔ غزا کر ساتھ برکت اللہ کے۔ جب تیاری کوچ کی کری اُسامہ کو اُمّ ایمن والدہ اُن کی نے پیغام بھیجا کہ مزاجِ اشرف حضرت کا نہایت علیل ہے۔ اُسامہ نے ارادہ سفر کا فسخ کیا۔ اور اصحاب جلیل القدر نے مراجعت کی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت نے خبر انتقال کی فرما دی تھی۔ اور فرمایا کہ جبرئیلؑ آ کے ہر سال ایک بار رمضان میں قرآن کے دَور کیا کرتے تھے۔ اس سال میں دوبار اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب اس جہان سے انتقال کروں گا۔ اور حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو درمیان حیاتِ دنیا کے

Marfat.com

اور لقاء الٰہی کے مخیر کیا تھا۔ میں نے لقاء الٰہی اختیار کی۔ جب میں یہاں سے انتقال کروں، تم مجھ کو غسل دینا۔ جس قدر پانی ناف میں سماوے میری اس کو پی لینا تا میراث علوم پیغمبروں کی تم کو حاصل ہووے۔ اور شواہد النبوت میں لکھا ہے کہ لوگوں نے حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے پوچھا سبب حافظہ کا۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ بعد غسل کے حضرت کی پلکوں میں پانی مجتمع ہو گیا تھا۔ میں نے پی لیا۔ یہ برکت اُس کی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ چہارشنبہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس اور حضرت علی (رضی اللہ عنہما) پر تکیہ لگا کر مسجد میں تشریف لا کر بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ اے لوگو عنقریب اس جہان سے کوچ کرتا ہوں جس کا حق میرے ذمہ پر ہو بتا دو کہ ادا کروں۔ ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے تین اوقیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا مجھ سے۔ آپ نے تین اوقیہ اُس کو دلوا دیئے۔ جمعہ کو پھر مسجد میں رونق افروز ہو کر خطبہ پڑھا اور سب سے تبلیغ احکام کی فرمائی۔ پھر حضرت میمونہ کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں زیادہ غلبہ مرض کا ہوا۔ وہاں سے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر رونق افروز ہوئے۔ اُن کو دردِ سر تھا۔ اُس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا۔ اگر موت تیری واقع ہووے اور میں زندہ رہوں، استغفار کروں واسطے تیرے۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا کہ افسوس آپ مرنا میرا چاہتے ہیں۔ اگر موت میری ہووے اُسی دن عروسی کریں آپ غیر سے۔ شعر

درمر دہم این نالہ نہ از رفتن جان است ۔۔۔ از یار جدا می شوم این نالہ از آن است

حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا بلکہ تاسف انتقال میرے کا کر کہ قریب ہوا اور تو زندہ بہت رہے گی بعد میرے۔ میں نے قصد کیا ہے کہ ابوبکرؓ کو خلیفہ کروں

Marfat.com

اپنا۔ تابعد میرے نزاع نہ ہو۔ پھر دل میں کہا میں نے کہ موافق مرضی میر کے ہووے گا اور اللہ تعالیٰ کفایت کرے گا۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں زیادت مرض کی ہوئی۔ ارشاد کیا کہ کل میں کہاں رہوں گا۔ ازواجِ مطہرات نے مرضی معلوم کر کے عرض کیا کہ خانۂ بی بی عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں رونق افروز ہوجیے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ کے گھر آ کے بسترِ ناتوانی پر استراحت فرمائی۔

بیت

گرے بس فرشِ رنجوری پہ اک بار　　　طبیبِ جاں ہوئے یوں ہائے بیمار

حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا بیمار داری میں شرف حاصل کرنے کا امیدوار ہوں۔ فرمایا یہ امر ازواج پر شاق ہوگا۔ اور شدتِ مرض سے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) بے قرار تھے۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا یارسول اللہ اگر یہ حالت ہم میں سے کسی پر ہو کیا حال ہو۔ فرمایا اے حبیبہ یہ مرض صعب ہے۔ حق تعالیٰ نے مخصوصوں پر اپنی بلائے سخت نازل کرتا ہے۔ اور اُس کے مکافات میں بڑے رتبے عنایت فرماتا ہے۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ کر منبر پہ بیٹھے پس فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے مخیر کیا درمیان دنیا اور آخرت کے۔ اُس نے لقاءِ الٰہی اختیار کی۔ پس روئے ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ اور کہا فدا ہوویں باپ ماں میرے آپ پر۔ تعجب کیا ہم نے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کرتے ہیں کسی بندے کا۔ اور یہ روتے ہیں۔ پیچھے معلوم ہوا کہ

نخیرّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم تھے ۔ اور حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بڑے جاننے والے تھے ۔ ایک دن حضرت (صلّی اللہ علیہ وسلم) نے اُمّ الدرداء سے پوچھا کہ میرے مرض کو لوگ کیا تشخیص کرتے ہیں ۔ عرض کیا ذات الجنب کہتے ہیں ۔ فرمایا یہ تشخیص غلط ہے ۔ یہ مرض اثر زہر کا ہے کہ یہودیہ نے گوشت میں ملا کر کھلایا تھا ۔ خیبر میں ۔ اثر زہر کا اِس وقت ظاہر ہونا واسطے پانے درجہ شہادت کے تھا کہ یہ کمال بھی حاصل ہو جاوے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو ۔ ابوسعید خُدری کہتے ہیں کہ آپ ایامِ مرض میں لیٹے تھے ۔ میں نے تپ کے معلوم کرنے کے لیے ہاتھ اوپر چادر کے رکھا ۔ اس قدر گرمی تپ کی تھی کہ ہاتھ میرا جل گیا ۔ بعد اس کے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا کر کان میں کچھ کہا ۔ حضرت فاطمہ رضؓ نے رو کر کہا ۔ بیت

آنکھوں میں مری جہاں سیہ ہے　　جانے کا جو قصدِ بادشہ ہے

حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اور کچھ کان میں کہا ۔ وہ یہ تھا کہ تو جلدی مجھ سے ملے گی ۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) یہ سن کر خوش ہوئیں ۔

انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ جب شدید ہوا مرض حضرت پر کہ بیہوش ہونے لگے ۔ کہا حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے افسوس کیسی سختی مرض کی ہے میرے باپ پر ۔ فرمایا آپ نے بعد اس دن کے ہرگز تکلیف نہ ہوگی تیرے باپ پر ۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

ایامِ مرض میں بلال (رضی اللہ عنہ) ہر وقت نماز کی آپ کو خبر کرتے تھے ۔ آپ مسجد میں تشریف لے جا کر نماز جماعت کی پڑھوایا کرتے تھے ۔ آخر مرض میں بسبب مرض کے تین روز مسجد میں نہ آسکے ۔ نمازِ عشا میں بلال (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ

یَا رَسُولَ اللّٰہ۔ آپ نے فرمایا اب آنے کی طاقت نہیں ہے۔ ابوبکرؓ کو کہو کہ نماز پڑھوادے
حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابوبکر رقیق القلب
ہیں۔ آپ کے مقام پر کھڑے نہ ہوسکیں گے۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کو ارشاد ہو۔ آپ نے غصّہ ہوکر
فرمایا کہ ابوبکر کو کہو۔ بلال (رضی اللہ عنہ) روتے ہوئے آئے اور حضرت ابوبکر (رضی اللہ
عنہ) کو کہا کہ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمھیں حکم امامت کا فرمایا ہے۔ حضرت
ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے سترہ نمازیں آپ کے مرض میں پڑھوائیں۔ اور امامتِ صغریٰ
دلیل ہے خلافتِ کبریٰ پر۔ پس آپ نے اپنے سامنے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)
کو قائم مقام اپنا کیا۔ اور نص جلی اوپر خلافت حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے یہ
حدیث صحیح ہے۔ اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوِیَّۃَ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ وَالْخَطِیْبُ
فِی تَالِی التَّلْخِیْصِ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَاجَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ
وَالْفَتْحُ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ لَنَا مِنْ بَعْدِہٖ لَمْ تُنَازِعْنَا فِیْہِ قُرَیْشٌ وَاِنْ کَانَ لِغَیْرِنَا سَاَلْنَاہُ
الْوَصَاۃَ بِنَا قَالَ لَا قَالَ الْعَبَّاسُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِرًّا
فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ اَبَابَکْرٍ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی دِیْنِ اللّٰہِ وَوَصِیَّہٗ وَھُوَ
مُسْتَعْرِضٌ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا تَھْتَدُوْا وَتُفْلِحُوْا وَاقْتَدُوْا بِہٖ تَرْشُدُوْا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا وَافَقَ اَبَابَکْرٍ عَلٰی رَأْیِہٖ وَلَا دَازَرَہٗ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلَا اَعَانَہٗ عَلٰی شَانِہٖ
اِذْخَالَفَہٗ اَصْحَابُہٗ فِی اِرْتِدَادِ الْعَرَبِ اِلَّا الْعَبَّاسُ قَالَ فَوَاللّٰہِ فَمَا عَدَلَ رَأْیُھُمَا
وَحَزْمُھُمَا رَأْیَ اَھْلِ الْاَرْضِ اَجْمَعِیْنَ۔

ترجمہ۔ روایت کیا ہے ابن مردویہ اور ابونُعیم نے بیچ فضائل صحابہ کے

Marfat.com

اور خطیب اور ابنِ عساکر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ کہا کہ جب نازل ہوئی
سورۂ اِذَا جَآءَ آئے عباس طرف علی کے۔ پس کہا چلو ہمارے ساتھ طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اگر ہووے امر خلافت کا واسطے ہمارے بعد حضرت کے جھگڑا
نہ کریں ہم سے بیچ اُس کے قریش۔ اور اگر ہووے واسطے غیر ہمارے کے سوال کریں ہم حضرت
سے وصیت اپنے واسطے۔ کہا حضرت علی (کرم اللہ وجہہٗ) نے میں نہیں جاتا۔ کہا
حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) نے گیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پاس
پوشیدہ۔ میں نے ذکر کیا خلافت کا حضرت سے پس فرمایا حضرت (صلی اللہ علیہ
وسلم) نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے کر دیا ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ میرا اور
وصی اوپر دین اپنے کے اور وہ خلیفہ ہوویں گے۔ پس فرمانبرداری اور اطاعت
اُن کی کرنا تم ہدایت اور فلاح پاؤ گے۔ اور پیروی کرنا اُن کی راہ راست پاؤ گے
کہا ابنِ عباس نے۔ پس موافقت نہ کی حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی اوپر عقل اُن
کی کے اور تقویت اُنکی اوپر امر ان کی کے اور ڈ نہیں کی اوپر امر کے کے جب
خلاف کیا تھا اُن کا اصحاب اُن کے نے بیچ مقدمہ مرتد ہونے عرب کے مگر عباس نے
کہا ابنِ عباس نے پس قسم ہے اللہ کی کہ نہیں برابر ہوئی عقل اور دانائی ان دونوں کی
عقل لوگوں سارے زمین والوں کی۔ بلکہ سب سے زیادہ تھی۔ تمام ہوا ترجمہ حدیث کا۔

اور اُنھیں دنوں میں جبریلؑ نے آکر عرض کیا کہ جناب الٰہی نے مزاج مبارک
پوچھا ہے۔ فرمایا نہایت محزون ہے۔ اسی طرح دو دن اور جبریل مزاج پرسی کے واسطے
حاضر ہوئے۔ تیسرے دن ہمراہ اسمٰعیل اور عزرائیل کے حاضر ہو کر استفسار مزاج مبارک
کیا۔ اور عرض کیا کہ عزرائیل دروازے پر حاضر ہے اذن آنے کا مانگتا ہے۔ قبل آپ کے

نہ بعد آپ کے کسی سے اس نے اذن نہیں مانگا۔ حضرت نے حکم فرمایا۔ ملک الموت حاضر ہوا۔ اور سلام کر کے عرض کیا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کا فرمانبردار کیا ہے۔ اگر مرضی مبارک ہو روح کو آپ کی قبض کر کے عالم بالا کو پہنچاؤں۔ ورنہ مراجعت کروں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کی طرف دیکھا جبریلؑ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لقائے عالم آرائے کا مشتاق ہے۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عزرائیلؑ کو ارشاد کیا کہ تو جس امر کا مامور ہے بجا لا۔ ملک الموت قبض روح میں مشغول ہوا۔ سکرات موت سے رنگ چہرۂ نازنین کا گاہے سرخ گاہے زرد ہوتا تھا۔ اور جبینِ مبین پر عرق آتا تھا۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ اجلِ نعیم خداوندی سے ہے کہ حضرت نے وفات پائی میرے گھر میں، میری نوبت میں اور درمیان سینہ اور گردن میری کے۔ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا درمیان آب دہن میرے کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ نزدیک وفات کے عبدالرحمٰن بھائی میرا آیا اُس کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ اور میں تکیہ دیے ہوئے بیٹھی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مسواک دیکھتے ہیں۔ اور میں جانتی تھی کہ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) دوست رکھتے ہیں مسواک کو۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو مسواک دوں۔ آپ نے اشارہ کیا۔ میں نے لے کر حضرت کو دی وہ سخت تھی۔ میں نے نرم کی اپنے دندان سے۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے منہ میں لے کر استعمال کیا۔ اور آپ کے سامنے لگن تھا پانی کا۔ دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ کو ملا۔ اور فرماتے تھے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

Marfat.com

موت کی تکلیفیں ہیں۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر کہا۔ اختیار کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو۔ اور انتقال فرمایا اور جھک گیا دستِ مبارک۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط شعر

فَانْ قَالَ لِیْ مُتْ مُتُّ سَمْعًا وَّطَاعَةً وَقُلْتُ لِدَاعِی الْمَوْتِ اَھْلًا وَّمَرْحَبًا

رباعی

بنگر کہ از یں سرائے فانی چون شد منگر کہ دلِ ابنِ یمین پُرخون شد
با پیکِ اجل خندہ زنان بیروں شد مصحف بہ کف و پا برہ و دیدہ بدوست

بیت

گماں ہے تختہ تابوت پر تختِ سلیماں کا جنازہ دوش پر اپنے وہ رکھ کرلے چلا میرا

کہا حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اُس وقت اے باپ میرے بہشت بریں جگہ تمھاری اے باپ میرے گئے پروردگار پاس کہ حق تعالیٰ نے بلایا ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے روتی ہوں اور خبر پہنچاتی ہوں۔ مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ وقت وفات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفارقت حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کی شاق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تصویر حضرت عائشہ کی بہشت میں دکھادی تا بخوشی تمام انتقال فرمادیں۔ سبحان اللہ کیا پاسِ خاطر اپنے حبیب کا ہے کہ کسی وقت ناخوشی اُن کی منظور نہیں۔ بعضے صحابہ اس حادثہ جانگداز سے مسلوب الحواس ہوئے۔ چنانچہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کہ شمشیر برہنہ کر کے کہتے تھے جو کوئی کہے گا کہ حضرت نے انتقال کیا اُس کی گردن ماردوں گا۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) لوگوں کو پریشان دیکھ کر حجرہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں گئے۔ چادر روئے مبارک سے اُٹھا کر پیشانی کو چوما اور کہا فدا ہوں آپ پر والدین میرے پاکیزہ رہے حیات اور ممات میں۔ پھر باہر آکر حضرت

Marfat.com

عمر (رضی اللہ عنہ) کو نصیحت کی کہ تم بھول گئے اس آیت کو اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ اور بیچ بخاری شریف کے یہ روایت ہے کہ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نکلے اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کلام کر رہے تھے لوگوں سے۔ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو کہ بیٹھو۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نہ بیٹھے۔ پس متوجہ ہوئے لوگ طرف حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے اور چھوڑ دیا حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو۔ پس کہا حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے بعد حمد و صلوٰۃ کے جو شخص تھا تم میں سے کہ عبادت کرتا تھا حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پس حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انتقال کیا۔ اور جو عبادت کرتا تھا اللہ کی پس اللہ زندہ ہے۔ فرمایا ہے اللہ عزوجل نے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ... (الیٰ قَوْلِهٖ) شَاكِرِيْنَ۔ ترجمہ نہیں ہے محمد مگر رسول تحقیق گزرے ہیں پہلے ان کے بہت رسول۔ اگر وفات پاویں یا شہید ہو دیں پھر جاؤ گے تم طرف دین اوّل کے اور جو مرتد ہو گا پس ہرگز ضرر نہ کرے گا کسی چیز میں اللہ جل جلالہٗ کو۔ اور قریب ہے کہ اللہ جزا دے گا شکر کرنے والوں کو۔

اس آیت کو لوگ بھولے ہوئے تھے حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے پڑھنے سے لوگوں کو یاد ہو گئی۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ جب میں نے سنا اس آیت کو کہ پڑھا حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے۔ جانا میں نے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انتقال کیا۔ بلاشک بعد اس کے تعزیت اہلِ بیت کو گیا۔ اور کہا کہ سامان غسل کا کرو۔ اہلِ بیت نے تیاری غسل کی کی۔ اُس وقت آواز غیب سے آئی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ وَاِنَّمَا

Marfat.com

تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ حضرت علی (کرم اللہ وجہہٗ) نے کہا کہ یہ حضرت خضر (علیہ السلام) ہیں کہ تعزیت کرتے ہیں۔ بعد اس کے حضرت علی اور عباس اور قُثَمْ اور فَضَلْ اور اُسامہ اور شقران (رضی اللہ عنہم) متولی غسل شریف کے ہوئے۔ اور کفن کو خوشبو کیا۔ بعد تکفین کے حضرت کو حجرۂ شریفہ میں رکھا۔ اور سب باہر آئے بموجب وصیت کے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ایک ساعت مجھے اکیلا چھوڑ دینا کہ پہلے میرے جنازہ کی نماز خداوندِ بے نیاز پڑھے گا۔ بیت

من مردم و دوست در نمازم ۔۔۔ سبحان اللہ بجود ہینازم

بعدہٗ جبریل ساتھ ملائکہ کے پڑھیں گے۔ پھر تم پڑھو۔ بعد ایک ساعت کے آواز غیب سے آئی کہ اندر آؤ اور نماز پڑھو۔ ہر ایک آتا تھا اور نماز بغیر امامت کے پڑھ پڑھ جاتا تھا۔ وقت چاشت کے دوشنبہ کو بارھویں تاریخ ربیع الاول کی حضرت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس دارِ پر ملال سے انتقال فرمایا۔ دو دن تک مردم نماز میں مشغول رہے۔ چہارشنبہ کو حجرۂ شریفہ میں دفن کیا اور قبر مبارک لحدی تھی۔ اشعار

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ ۔۔۔ وَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ۔۔۔ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے پوچھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرآئے کس طرح تمہارے دل نے قبول کیا۔ عرض کیا حکمِ ربانی سے چارہ نہیں۔ پھر حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) مزار پر انوار پر گئیں اور قبضہ خاک پاک قبر اطہر سے اٹھا کر آنکھوں سے لگایا۔ اور یہ اشعار پڑھے۔ اشعار

Marfat.com

مَاذَا عَلَیٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدٍ　　اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَّ الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا　　صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

وقت انتقال حضرت کے روزِ روشن بے نور ہو گیا تھا۔ انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ مدینہ میں کوئی روز روشن تر نہ ہوا اُس دن سے کہ آپ داخل ہوئے تھے۔ اور بے نور وہ دن کہ جب انتقال کیا اس جہاں سے۔ اور حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مخیر کیا تھا کہ اگر مرضی مبارک ہو مدفن فیض مخزن بیچ روضۂ رضوان کے ترتیب دیں۔ اور اگر اختیار فرماویں بیچ زاویہ خاک کے آرامگاہ معین کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل نہیں چاہتا ہے کہ امت کو چھوڑ کر نکل جاؤں کہ فرمایا ہے اللہ سبحانہٗ نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ۔ جب تک میں ان میں رہوں گا عذاب دنیا اور آخرت سے امن میں رہیں گے۔

ابیات

یارب بحقِ رسولِ کونین　　ادنیٰ ہے مقام جس کا قوسین
دے جرعۂ راوقِ محبت　　کھل جائے جو مجھ پہ سِرّ وحدت
عشق اپنا اور اپنے دوست کا دے　　اُلفت دو جہان کی بھلا دے
بیہوش کر اپنا رُخ دکھا کے　　صدقے سے بتولِؓ پارسا کے
دے دونوں جہان میں امن اور چین　　یارب بتوسل امامین

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست　　محمدؐ چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس　　محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس
مناجاتے اگر باید بیاں کرد　　بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد

Marfat.com

"الٰہی از تو عشقِ مصطفٰے را — محمدؐ از تو می خواہم خدا را"

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

تمّت

Marfat.com

Marfat.com